وَالْاَرْضَ

وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

United

PID-1-8/88

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

HEARTIEST FELICITATIONS TO

IDARA-I-TAHQEEAT-E-IMAM AHMED
RAZA (REGD)

ON THE OCCASION OF IMAM AHMED RAZA
CONFERENCE 1988

FROM

AZAD GOODS CARRIAGE CO.

A TRUSTED NAME IN TRANSPORTATION

AL-ASLAM PLAZA, NAGIN CHOWRANGI
NORTH KARACHI — KARACHI.
PHONES: 653226-654678
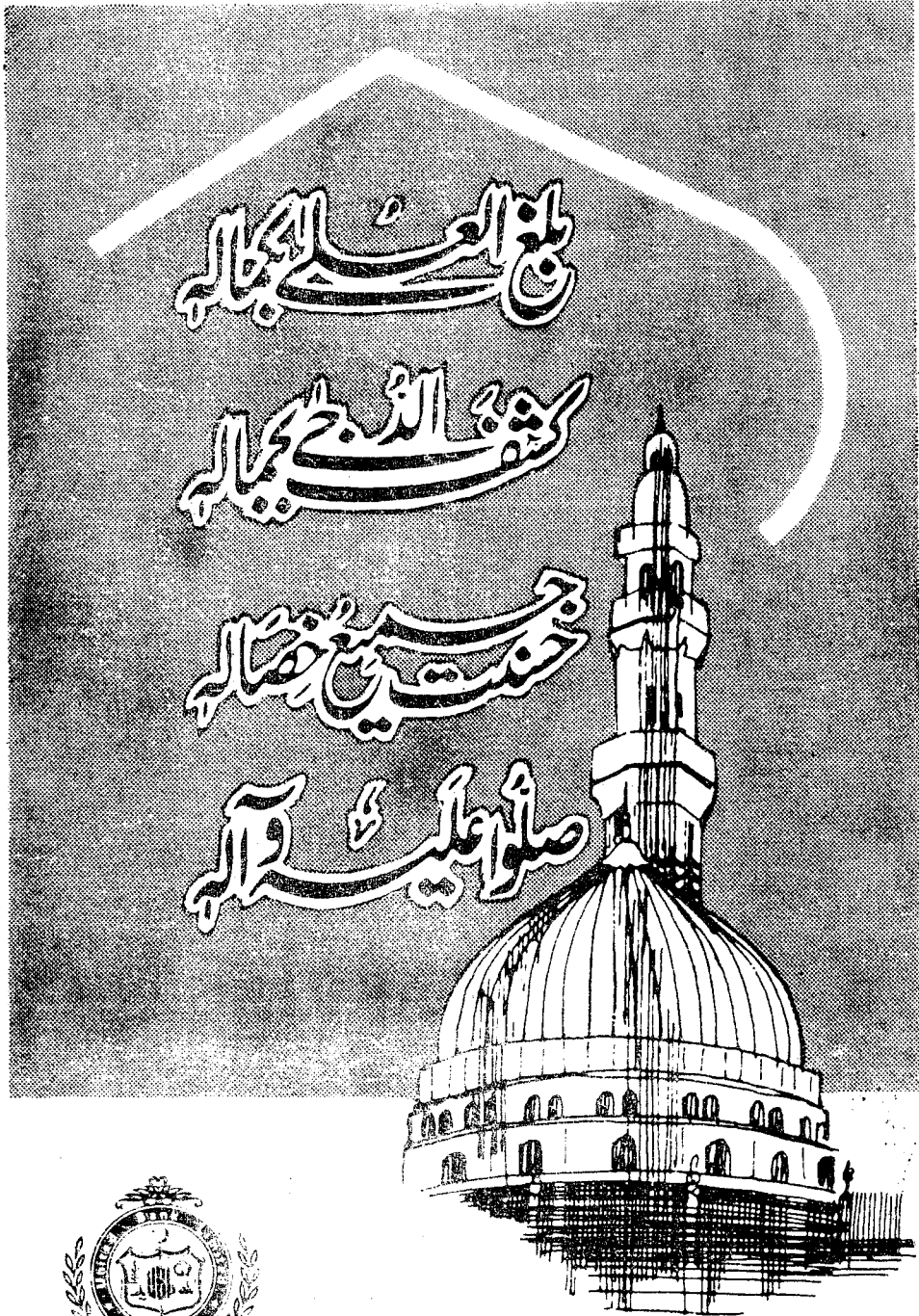
بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ
United Bank Limited
at your service
PID-Islamabad
manhattan PAKISTAN

امام احمد رضا کانفرنس

سنہ ۱۹۸۸ء

ناظم مجلّہ ——————— منظور حسین جیلانی

مدیر اعلیٰ ——————— وجاہت رسول قادری

مدیر ——————— پروفیسر مجید اللہ قادری

سرورق ——————— صادقین (مرحوم)

——————— بہ تعاون مطبوعات عرفانی کراچی

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ)

۲۳۴/۷ نشیمن بلڈنگ اسٹریچن روڈ کراچی / فون ۲۱۷۷۳۷

حمد

حضرت رضا قدس سرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْکَوْنِ وَ الْبَشَرِ — حَمْدًا یَدُوْمُ دَوَامًا غَیْرَ مُنْحَصِرٖ

وَاَفْضَلُ الصَّلٰوتِ الزَّاکِیَاتِ عَلٰی — خَیْرِ الْبَرِیَّةِ مُنْجِی النَّاسِ مِنْ سَقَرٖ

بِكَ الْعِیَاذُ اِلٰہِیْ اِنْ اَشَا اُحَکِّمَا — سِوَاكَ یَا رَبَّنَا یَا مُنْزِلَ النُّذُرٖ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُتَوَحِّدِ — بِجَلَالِہِ الْمُتَفَرِّدِ

وَصَلَاتُہٗ دَوَامًا عَلٰی — خَیْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

وَالْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ ھُمْ — مَاْوٰی عِنْدَ شَدَائِدِیْ

فَاِلَی الْعَظِیْمِ تَوَسُّلِیْ — بِکِتَابِہٖ وَ بِاَحْمَدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
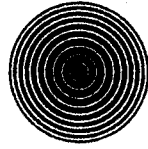
(امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ)

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنیں و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

فرشتے خدم رسولِ حشم تمامِ اُمم غلامِ کرم
وجود و عدم حدوث و قِدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے

اصالتِ کل امامتِ کل سیادتِ کل امارتِ کل
حکومتِ کل ولایتِ کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکّہ نشاں تمہارے لئے

وہ کنزِ نہاں یہ نورِ فشاں وہ کُن سے عیاں یہ بزمِ فکاں
یہ ہر تن و جاں یہ باغِ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے

ظہورِ نہاں قیامِ جہاں رکوعِ مہاں سجودِ شہاں
نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس لئے ہاں تمہارے لئے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

یہ فیض دیے وہ جُود کئے کہ نام لئے زمانہ جئے
جہاں نے لئے تمہارے دیے یہ اکرمیاں تمہارے لئے

سحابِ کرم روانہ کئے کہ آبِ نعم زمانہ پئے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیئے یہ سترِ بداں تمہارے لئے

ثنا کا نشاں وہ نورِ فشاں کہ مہر وشاں بآں ہمہ شاں
بسایہ کشاں مواکبِ شاں یہ نام و نشاں تمہارے لئے

عطائے ارب جلائے کرب فیوضِ عجب بغیر طلب
یہ رحمتِ رب ہے کس کے سبب بربِّ جہاں تمہارے لئے

ذنوب فنا عیوب ہبا قلوب صفا خطوب روا
یہ خوب عطا کروب زُوا پئے دل و جاں تمہارے لئے

نہ جن و بشر کہ آٹھ پہر ملائکہ در پہ بستہ کمر
نہ جبہ و سر کہ قلب و جگر ہیں سجدہ کناں تمہارے لئے

نہ روحِ امیں نہ عرشِ بریں نہ لوحِ مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لئے

جناں میں چمن چمن میں سمن سمن میں پھبن پھبن میں دلہن
سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن و اماں تمہارے لئے

کمالِ مہاں جلالِ شہاں جمالِ حساں میں تم ہو عیاں
کہ سارے جہاں میں روزِ فکاں ظلِ آئینہ ساں تمہارے لئے

یہ طورِ کجا سپہر تو کیا کہ عرشِ علا بھی دور رہا
جہت سے ورا وصال ملا یہ رفعتِ شاں تمہارے لئے

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

بفورِ صدا سماں یہ بندھا یہ سدرہ اٹھا وہ عرش جھکا
صفوفِ سما نے سجدہ کیا ہوئی جو اذاں تمہارے لئے

یہ مرحمتیں کہ کچی متیں نہ چھوڑیں لتیں نہ اپنی گتیں
قصور کریں اور اُن سے بھریں قصورِ جناں تمہارے لئے

فنا بدرت بقا بیرت زہر دو جہت بگرد سرت
ہے مرکزیت تمہاری صفت کہ دونوں کماں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے

از: وجاہت رسول قادری

منقبت

تاجدارِ اہلسنت حضرتِ احمد رضا
ہیں امامِ اہلسنت حضرتِ احمد رضا

آپ ہی ہیں مرکزیت حضرتِ احمد رضا
آپ سے ہیں اہلسنت حضرتِ احمد رضا

صدرِ بزمِ علم و حکمت، عاملِ دینِ ہُدیٰ
راہبر ہیں اعلیٰحضرت حضرتِ احمد رضا

ہے نوا سنجانِ طیبہ میں بہت اعلیٰ مقام
بلبلِ باغِ مدینہ حضرتِ احمد رضا

اُسوۂ حسنہ کا ہے اِک خوبصورت آئینہ
پیکرِ عشق و محبت حضرتِ احمد رضا

ہر عمل خود مَنْ یُّطِعِ اللّٰہ کی تفسیر ہے
متبعِ دین و سنت حضرت احمد رضا

کوئی بزمِ علم ہو یا کوئی بزمِ سخن
آپ ہی ہیں اعلیٰ حضرت حضرتِ احمد رضا

علم کے مینار ہیں اب چار وانگِ دہر میں
آپ کے احباب و عترت حضرتِ احمد رضا

ہے فنافی الذّاتِ اقدس عشق کا اعلیٰ مقام
لے گئے ہیں اس میں سبقت حضرتِ احمد رضا

اہلِ ایماں کے لئے اب تو کسوٹی ہے یہی
آپ سے ہے کس کو الفت حضرتِ احمد رضا

ہم گرفتارِ کربلا ہیں آج پھر اس دور میں
آپ کی ہے پھر ضرورت حضرتِ احمد رضا

کفر اور الحاد کا طوفان بادوبار ہے
المدد یا اعلیٰ حضرت حضرتِ احمد رضا

آج سینوں میں ہے تاباں نورِ عشقِ مصطفےٰ
آپ کا ہے فیض و برکت حضرتِ احمد رضا
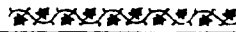
سخن ہائے گفتنی

وجاہت رسول قادری

دین اسلام اپنی پوری روایات و تفصیلات کے ساتھ چودہ سو برس سے منتقل ہوتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ عہد رسالت سے لیکر آج تک ہر دور میں امت کے اکابر ائمہ، علماء، عرفاء، مشائخ اور صالحین نے اس شجر طیبہ کی آبیاری کی اسے باد صرصر کے جھونکوں سے بچایا، اسے ہر طرح کے حوادث سے محفوظ رکھا تب جاکر آج دین کا یہ چمن ہرا بھرا نظر آرہا ہے اس کے گل بوٹے کھلے ہوئے ہیں اور اس کی خوشبو سے دل و دماغ معطر ہو رہے ہیں۔ یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ہر دور میں جہاں دین حق کے نگہبان تھے، وہیں اسلام دشمن قوتوں کے ساتھ ساز باز رکھنے والے منافقین بھی تھے جو ہمیشہ اس کوشش میں لگے رہتے تھے کہ اسلام کی روایات کا چہرہ مسخ کر دیا جائے ماضی سے دین کا رشتہ منقطع کر دیا جائے تاکہ دین کے اندر ملحدانہ خیالات کے داخل ہونے کا دروازہ کھل جائے۔ سلف و صالحین نے کتاب و سنت کے نصوص کے احکام کی جو تشریحات کی ہیں ان کے خلاف امت میں بے اعتمادی پیدا کر کے اپنا سکہ چلایا جاتے تاکہ امت کا شیرازہ بکھر جائے۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور کے حق پرست علماء و عرفائے دین متین کے خلاف اٹھائے جانے والے فتنوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور ان کا سر اس طرح کچل کر رکھ دیا کہ دین کا سرمایہ آج تک بحمد للہ محفوظ ہے اور ماضی کے ساتھ مربوط رہنے والی امت آج بھی موجود ہے۔

تیرھویں صدی ہجری کے اواخر میں برصغیر پاک و ہند میں بھی تاریخ اسلام کے کچھ ایسے حالات تھے۔ بد مذہبیت اور لامذہبیت انگریزوں کے ظل عاطفت میں جنم لے رہی تھی، صحیح العقیدہ مسلمان اپنے ایمان اور عقائد کے تحفظ کے لئے اسلام دشمن قوتوں سے برسر پیکار تھے۔ بین الاقوامی سطح پر عالم اسلام صیہونی اور نصرانی سازشوں کا شکار ہو رہا تھا، سلطنت عثمانیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مسلمانوں کو سیاسی اور فوجی اعتبار سے بے دست و پا کرنے کا پلان بنایا جا رہا تھا ادھر ہندوستان میں مسلمانوں کے اندر نئے نئے عقائد کا پروپیگنڈہ کر کے ان کی سب سے بڑی غالب جماعت کو چھوٹے چھوٹے فرقوں اور گروہوں میں تقسیم کرنے کی پوری کوشش کی جا رہی تھی۔

ہندوستان کی مذہبی تاریخ کا یہی وہ خطرناک موڑ ہے جہاں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ ہمیں ایک پرسوز چارہ گر، ایک دردمند مصلح، ایک غمگسار مسیحا، ایک بے باک رہنما اور ایک فرض شناس محافظ دین و ملت کے روپ میں نظر آتے ہیں۔ وہ پاک و ہند کے افق پر ایک نابغۂ روزگار شخصیت کی حیثیت میں اپنی جلالت علمی کی جلوہ سامانیوں اور عشق جمال مصطفوی علیٰ صاحبہا التسلیم کی ضیا پاشیوں کے جلو میں ابھرتے ہیں۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز (۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ / ۱۴ جون ۱۸۵۶ء تا ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ / ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء) جن کو زمانہ "اعلحضرت" کے نام سے جانتا ہے۔ بلا شبہ ایک جیّد عالمِ دین، متبحّر حکیم، عبقری فقیہہ، صاحبِ نظر صوفی، مفسّرِ قرآن، عظیم محدّث اور سحر البیان خطیب تھے۔ اگر ایک طرف وہ تبحّرِ علمی، زہد و تقوی اور روحانی تصرفات کے اعلیٰ معیاری نمونہ تھے تو دوسری طرف آقائے دوجہاں، سرکارِ دوعالم صلیّ اللہ علیہ وسلم کے عشقِ صادق کی ایک مثالی تصویر بھی تھے۔ انہوں نے اپنے علم و عمل، سیرت و کردار بصیرت و افکار اور روحانی صلاحیتوں سے اسلامیانِ پاک و ہند میں جو فکری انقلاب پیدا کیا، اس کی شہادت ہماری پوری صدی دے رہی ہے اور جس کا جیتا جاگتا ثبوت قیامِ پاکستان ہے۔ وہ پوری مجدّدانہ شان و شوکت، مصلحانہ جاہ و جلال اور حکیمانہ تدبّر و فراست سے میدانِ عمل میں تشریف لائے اور اساسِ ایمان عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کے دل و دماغ سے محو کر دینے والی ہر نام نہاد اصلاحی تحریک و تنظیم اور تحریر و تقریر کا اپنی تیغِ قلم سے قلع قمع کیا۔ یہی نہیں بلکہ مسلمانوں کی فلاح و کامرانی کو صرف اور صرف غلامئ رسول صلیّ اللہ علیہ وسلم سے وابستہ قرار دیا۔

ان کے پاس دو عظیم طاقتیں تھیں جن کے بل پر انھوں نے ہر مہم کو سر کیا۔ پہلی طاقت عشق و یقین کی تھی جس نے انھیں دنیا کی ہر مادی قوت سے بے نیاز کر دیا تھا خدائے قادر و قیوم کی غیبی تائید و کارسازی اور رسولِ مجتبیٰ صلیّ اللہ علیہ وسلم کی روحانی چارہ گری پر انہیں اتنا اٹوٹ اعتماد تھا کہ انہیں کسی اور کی طرف دیکھنے کی حاجت ہی محسوس نہیں ہوئی۔ ان کے عشق و یقین کی واردات ان کے نعتیہ دیوان حدائقِ بخشش کے ورق ورق سے ظاہر ہے۔

اور دوسری طاقت علم و فقاہت کے رسوخ، معلومات کے نتیجے، فکر و نظر کی گہرائی، خداداد قوتِ حافظہ و ادراک کی عجوبہ کاریوں اور قدسی روحانیت کی توانائیوں کی ہے جن کے جلوے ان کی تصنیفات کے ہزاروں صفحات پر بکھرے ہوئے ہیں۔

دراصل امام احمد رضا کی شخصیت اتنی ہمہ گیر ہے کہ ان کے علمی، دینی، ملّی، تحقیقی اور فنی کارناموں کا جمع کرنا، اس کی تدوین کرنا، اس کی نشر و اشاعت کرنا اور ان کے تحقیقی کاموں کو آگے بڑھانا ایک فردِ واحد کے بس کی بات نہیں ہے بلکہ اس کے لئے ایک ایسے عظیم ادارے کی ضرورت ہے جو مخلص محققین اور اہلِ علم و فن حضرات پر مشتمل ہو۔ اسی جذبہ کے تحت "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا" کراچی کا قیام آٹھ سال قبل عمل میں لایا گیا۔

ادارہ کو درپیش شدید مالی مشکلات کے باوجود اراکینِ ادارہ نے نہ صرف یہ کہ امام احمد رضا کے مشن اور ان کے علمی ورثہ کی تدوین و ترتیب اور تحقیق و تشہیر کے لئے ایک مربوط پروگرام بنایا بلکہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھرپور کوششیں کیں۔ ادارہ کی سرگرمیوں کی ابتدا ہر سال امام احمد رضا فاضل بریلوی کے یومِ وصال پر ایک ملک گیر کانفرنس بعنوان "امام احمد رضا کانفرنس" سے کی گئی جس میں ملک بھر کے نمائندہ علماء، فضلاء، ادباء، دانشور و محققین امام موصوف کی سیرت و کردار، علمی و فنی، دینی و ملّی کارناموں پر تحقیقی مقالے پیش کرتے ہیں۔ الحمد للہ گزشتہ برسوں میں ان سرگرمیوں میں اضافہ ہوا ہے اور اب ایک سالانہ مجلّہ معنون بہ "معارفِ رضا" تواتر سے شائع کیا جا رہا ہے۔

علاوہ ازیں اعلحضرت کی غیر مطبوعہ اور نایاب تصانیف کی طباعت و اشاعت کے اہتمام اور ان کی شخصیت اور تصانیف کو علمی، دینی اور جدید تعلیم یافتہ ملکی اور بین الاقوامی حلقوں میں متعارف کروانے کا کام بھی ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا سرانجام دے رہا ہے ادارہ کے ارکان کی جس طرح حوصلہ افزائی کی گئی اور جس انداز سے ادارہ کی کارکردگی کی پذیرائی کی گئی اس سے ادارہ کا دائرۂ کار وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔"

انتظامی اور تنظیمی کامیابیوں کے علاوہ ہمیں یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے تنظیمِ نو کے بعد کے مختصر عرصہ میں امام موصوف کی خدماتِ عالیہ اور عظیم علمی کارناموں سے نہ صرف یہ کہ مسلمانانِ پاک و ہند بلکہ عالمِ اسلام اور بین الاقوامی برادری کو بھی روشناس کرانے کی بھرپور سعی کی ہے اور مالی وسائل کی کمی کے باوجود ان کی پُرشکوہ قدآور شخصیت اور ان کے علمی و روحانی کمالات سے اہلِ علم و دانش کو باخبر رکھا ہے جس کے نتیجہ میں برصغیر پاک و ہند کے مختلف جامعات میں حیاتِ اعلحضرت کے مختلف گوشوں پر اربابِ علم و دانش تحقیقی مقالات لکھ رہے ہیں بلکہ کچھ نامور شخصیتوں نے تو ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی حاصل کر لی ہے۔

اس کے علاوہ فاضل بریلوی کی شخصیت مغربی اسکالرز اور مفکرین کی بھی توجہ کا مرکز بن رہی ہے۔ چنانچہ باربرا مٹکاف جن کا تعلق امریکہ سے ہے امام احمد رضا کی علمی بصیرت اور سیاسی سوجھ بوجھ پر ایک مقالہ تحریر کرچکی ہیں۔ ہندوستانی ریسرچ اسکالر مس اوشا سانیال شکاگو یونیورسٹی میں انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا اسٹڈیز کے ڈپارٹمنٹ کی طرف سے امام موصوف کی علمی فقہی اور سیاسی کارناموں پر ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھ رہی ہیں۔ جو تکمیل کے مراحل میں ہے۔

گذشتہ سال ہالینڈ کے مشہور مستشرق پروفیسر ڈاکٹر بلیان فتاویٰ رضویہ پر تحقیقی کام کے سلسلہ میں کراچی تشریف لائے تھے۔ آپ سرسید احمد خاں اور شاہ ولی اللہ دہلوی پر تحقیقی کام کرچکے ہیں۔ وہ بہت جلد اس سلسلہ میں اپنی تحقیق کتابی صورت میں شائع کریں گے۔

اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ادارۂ تحقیقات احمد رضا درج ذیل خطوط پر پیش قدمی کر رہا ہے:۔

(۱) امام احمد رضا کی سیرت و کردار اور ان کی دینی و ملّی خدمات پر تحقیقی اور غیر جانب دارانہ مقالات و کتب کی اشاعت۔

(۲) امام احمد رضا کی غیر مطبوعہ و نایاب ملفوظات کو منظر عام پر لانا۔

(۳) ہر سال امام احمد رضا کانفرنس کا قومی اور بین الاقوامی سطح پر انعقاد اور غیر جانبدار محققین دانشور اور اہل علم و فن حضرات کو دعوتِ شرکت دینا۔

(۴) سالانہ مجلّہ معارفِ رضا کا اجراء۔

(۵) امام احمد رضا کی سیاسی بصیرت و فراست پر تحقیقی مقالات کہ ان کی اسی سیاسی بصیرت و فراست کی بدولت اسلامیانِ ہند کو انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی سے نجات مل سکی اور پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔

امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۸۸ء کے موقع پر ادارہ مندرجہ ذیل کتابیں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

۱/ سالنامہ "معارف رضا" شمارہ ہشتم ۱۹۸۸ء — پندرہ تحقیقی مقالات پر مشتمل ہے

۲/ سووینئر امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۸۸ء

۳/ العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کا موضوعاتی جائزہ — جائزہ نگار پروفیسر مجید اللہ قادری

۴/ تمہید الایمان — مصنف امام احمد رضا محدّث بریلوی
انگریزی ترجمہ پروفیسر غیاث الدین قریشی برمنگھم یونیورسٹی (انگلینڈ)

۵/ امام احمد رضا کے معاشی نکات — مرتبہ پروفیسر رفیع اللہ صدیقی
ڈائرکٹر کالجز حیدر آباد سندھ
انگریزی ترجمہ پروفیسر محمد عبدالقادر
سابق پرنسپل گورنمنٹ سکھر کالج

۶/ جہان مسعود — مصنفہ آر۔ بی۔ مظہری رایم۔ اے ایم فل)
(سوانحی خاکہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

مستقبل کا لائحہ عمل

انشاءاللہ العزیز مستقبل میں ہم مندرجہ ذیل منصوبوں کی تکمیل کریں گے۔

۱۔ فتاویٰ رضویہ کی غیر طبع شدہ جلدوں کی اشاعت
۲۔ رضا اکیڈمی۔ رضا پریس اور رضا لائبریری کا قیام
۳۔ ایک مستقل ماہنامہ کا اجراء
۴۔ مسلمانوں کے ایمان، عقیدہ اور عمل کی درستگی کے لئے آسان زبان میں چھوٹے چھوٹے پمفلٹ کی اشاعت اور ملک گیر پیمانے پر تقسیم
۵۔ امام احمد رضا کی کتابوں (خصوصاً اردو ترجمہ قرآن) کا دیگر زبانوں میں ترجمہ
۶۔ امام احمد رضا پر پندرہ جلدوں پر مشتمل مبسوط سوانح۔
۷۔ امام احمد رضا اور ان کے رفقاء کے حوالے سے تاریخ پاکستان کی تدوین اور تعلیمی نصاب میں ان کا شامل کرانا۔
۸۔ عالم اسلام و عرب میں امام احمد رضا کی اور ان پر لکھی گئی عربی زبان کی کتب کی ترویج و اشاعت۔
۹۔ ہر سال امام احمد رضا ایوارڈ کا اجراء۔
۱۰۔ اہل علم و دانش پر مشتمل رضا کونسل کا قیام جو امام احمد رضا پر کئے گئے افکار و آثار اور تحقیق کو جدید تقاضوں کے تحت اہل علم کے سامنے پیش کرے گی۔

اپیل

قارئین کرام

بلاشبہ کوئی عظیم مقصد اللہ ربّ العزت کے فضل و کرم کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا لیکن حصول مقصد کے لئے ایثار و قربانی، خلوص و نیک نیتی اور جہد مسلسل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے ہم آپ کو تعاون کی دعوت دیتے ہیں کہ اس کار خیر میں ہمارا ساتھ دیں تاکہ معروضہ مقاصد جلد از جلد حاصل ہوسکیں۔ ادارہ اور اس کے اراکین تمام اہل دل، اہل علم اور اہل ثروت حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ آگے آئیں اور اس ادارے کی سرپرستی فرمائیں تاکہ امام احمد رضا کے علمی و تحقیقی تبرکات کو جو ہزارہا صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں منظر عام پر لایا جاسکے اور ہم ان کے اس علمی اور دینی سرمایہ کو محفوظ کرسکیں اور یوں ہم اللہ تعالیٰ اس کے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنے والی نسلوں کے سامنے سرخرو ہوسکیں۔

ادارہ اپنے تمام سرپرستوں، معاونین اور رفقاء کا ممنون ہے جنہوں نے ہر قدم پر ہماری رہنمائی فرمائی اور اپنے مفید مشوروں اور تجاویز سے نوازا۔

ادارہ خاص طور پر ان تمام حضرات اور اداروں کا بھی تہہ دل سے ممنون و شکر گزار ہے جنھوں نے اس "مجلہ" میں اشتہارات کا عطیہ دے کر امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ سے اپنی عقیدت و محبت کا عملی ثبوت دیا۔ اور ان کے "مشن حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم" کے فروغ میں ادارہ کا ساتھ دیا۔ ان کے علاوہ ہم اُن کرم فرماؤں اور معززین و دانشور حضرات کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس کانفرنس کے موقع پر پیغامات ارسال کئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیغام

بنام محترم وجاہت رسول قادری صاحب

نائب صدر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ ملا۔ یاد آوری کا شکریہ!

یہ بات میرے لئے باعث طمانیت ہے کہ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ جیسی نابغۂ عصر ہستی کے علمی، دینی اور ملّی کارناموں کو اجاگر کرنے کے لئے آپ کا ادارہ حسبِ روایت اس سال بھی ایک کانفرنس منعقد کر رہا ہے۔

زندہ قوموں کی روایت یہی ہے کہ اپنے اسلاف کے کارناموں کو یاد رکھتی ہیں اور اپنی تاریخ کے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے ان کی جلائی ہوئی مشعل کی روشنی میں اپنے تابناک مستقبل کی طرف ایک منظم منصوبہ بندی کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھتی ہیں۔

امام احمد رضا کی عظیم شخصیت ہمارے برگزیدہ اسلاف کی ایک ایسی ہی شخصیت ہے جو تاریخ ساز بھی ہے اور بذاتِ خود اپنی ذات میں ایک تاریخ بھی۔

ان کے مقام کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنی تمام زندگی اس عظیم ومبارک ذات کی مدح سرائی، اس کی ناموس کے دفاع، اس کی سیرت طیبہ کے بیان اور اس کے ذریعہ نازل شدہ قانونِ شریعت کی اشاعت و ترویج میں صرف کی، جس کا نامِ نامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

امام احمد رضا جیسے متبحر عالم کی تصانیف میری نظر میں روشنی کے چراغ ہیں جو تادیر اہلِ علم و بصیرت کے دل و دماغ کو روشن و منوّر کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی کانفرنس کو فروغ علم اور مسلمانوں کی باہمی محبت اور اتحاد کا ذریعہ بنائے اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام

نعیم الدین

(جسٹس نعیم الدین۔ جج سپریم کورٹ آف پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

No. F 1/PSC/88-CII/943

GOVERNMENT OF PAKISTAN
COUNCIL OF ISLAMIC IDEOLOGY

Prof. Dr. Abdulwahid J. Halepota
Chairman

فون : ۸۲۰۸۶۹

ISLAMABAD ۴ ستمبر ۱۹۸۸

محترمی جناب سید ریاست علی قادری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ کا ادارہ عظیم عالم دین اور نابغۂ روزگار فقیہ اعلی حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان (قُدِّسَ سِرُّہٗ) کی یاد میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے ۔

اعلی حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کی ایک ایسی عبقری شخصیت ہیں ۔ جن کی علمی ، فقہی بصیرت مسلمہ ہے ۔ ان کے کثیر التعداد کارنامے اس قابل ہیں کہ انہیں عالمی سطح پر پھیلایا جائے ان کا سب سے عظیم کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے علمی کمالات اور شیریں سخن اور بیش بہا نعتیہ کلام کے ذریعے مسلمانان ہند کے دلوں میں جذبہ حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مزین کیا ۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی تصنیفات کا تحقیقی مطالعہ کیا جائے ۔ جس سے قارئین کی علمی سطح نہ فقط بلند ہو گی بلکہ اس میں اس قدر وسعت نظری پیدا ہو گی جس کے طفیل امت مسلمہ میں باہمی اتفاق و اتحاد کی راہیں استوار ہوں گی ۔

مجھے امید ہے کہ اس کانفرنس میں جامع اور تحقیقی مقالات پیش کئے جائیں گے ۔ جن میں دین اسلام کے بین الاقوامی اصولوں پر واضح روشنی ڈالی جائے گی

میری دعا ہے کہ اللہ تعالی کانفرنس کو کامیاب کرے اس سے امت مسلمہ کو فیض یابی ہو ۔ آمین ۔ ثم آمین ۔
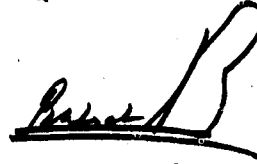
دعا گو ۔ العبد
العبد عبدالواحد ہالے پوتہ

(ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا)

بسم الله الرحمٰن الرحیم

MESSAGE

To revatalise the spirit of learning and research in Pakistan, it is necessary to seek inspiration and guidance from both the present and the past sources of knowledge. Aala Hazrat Fazil-e-Bareilvi Shah Imam Ahmed Raza Khan, set an example both in faith and learning for the posterity to follow. Idara-e-Tehqeeqat-e-Imam Ahmed Raza is rendering a great service by organizing annual conferences to highlight the scholarly contribution of the great saint scholar.
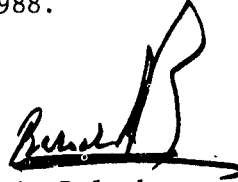
It is to be hoped that the next annual conference scheduled to take place on the 22nd September 1988 will be a step forward in this direction. I wish the Idara all success in this laudable endeavour.

N. A. Baloch

Forwarded with compliments to:

Syed Wajahat Rasool Qadri, Vice President, Idara-i-Tehqeeqat-e-Imam Ahmed Raza, 234/7 3rd Floor, Nasheman Building, Stretchen Road, Karachi, with reference to his kind letter dated Thursday the 20th of July 1988.

N. A. Baloch

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المحكمة الشرعية الفيدرالية
الجمهورية الاسلامية الباكستان
اسلام آباد ۔ باکستان

القاضی المفتی سید شجاعت علی القادری

ت : العدالة : ۲٤۸۷۷
البیت : ۲۸۸٦۷
کراتشی البیت : ٦۸۰۱۳۱
المکتب : ٦۸٤۲۳٦

پیغام

یہ امر انتہائی مسرت کا موجب ہے کہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا اپنی سابقہ قابلِ فخر روایات کے تسلسل میں قائدِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز کی بے مثال شخصیت پر "مجلہ" ترتیب دے رہا ہے۔ اعلیٰ حضرت کی شخصیت علم و عمل کے اعتبار سے اتنی قد آور ہے کہ ہر صاحبِ علم ان پر قلم اٹھانے کو اپنے لئے سرمایۂ عزت اور وجہ افتخار جانتا ہے۔ اس ناچیز کو بھی شرف حاصل ہے کہ علمائے اعلیٰحضرت پر کچھ تحریری کام کیا ہے۔ اعلیٰحضرت پر عربی میں پہلی تالیف "من ھو احمد رضا؟" شائع ہو کر تمام دنیا میں تقسیم ہو چکی ہے۔ اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ جیسا کہ اہلِ علم جانتے ہیں کہ اعلیٰحضرت ایک ایسے دور میں پیدا ہوئے جب امت مسلمہ چاروں طرف سے فتنوں میں محصور تھی، لیکن عصری فتنوں میں سب سے زائد مہلک اور مضر عقائدِ اہلِ سنت کے خلاف تھا، عقائدِ اہل سنت کے تحفظ کے لئے اعلیٰحضرت نے بے مثال خدمات انجام دیں، ردِ شرک و بدعت پر کئی کتب تصنیف فرمائیں، مقامِ نبوت، مقامِ صحابیت، مقامِ اہلِ بیت، اور مقامِ ولایت کی پاسبانی کی، صوفیاء کرام اور تصوف پر ملاحدہ اور زنادقہ کی موشگافیوں کے دندان شکن اور مسکت جوابات دیئے جہاں تک میرا مطالعہ ہے اعلیٰ حضرت تمام مسلمانوں کے بارے میں ہمیشہ حسنِ ظن رکھتے تھے، اور تمام مسلمانوں کو مسلمان ہی سمجھتے تھے، لوگوں کے عقائد کو نہ کریدتے تھے اور نہ بلاوجہ لوگوں کو واہی تباہی کہنے پر اکساتے تھے، بلکہ اگر کسی سے تحریراً یا تقریراً کوتاہی ہو جاتی تھی تو اس کو بار بار رجوع الی الحق کی دعوت دیتے تھے۔ یہی وہ طریقہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بزرگوں کے فیض سے مستفیض فرمائے۔

آمین

7-9-88

جسٹس مفتی ڈاکٹر سید شجاعت علی قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
HAMDARD FOUNDATION, PAKISTAN

حکیم محمد سعید
HAKIM MOHAMMED SAID
HAMDARD MANZIL
KARACHI-5
(Pakistan)

Karachi: Clinic 215908, Office 616001-5; Residence 410812
Telex 24529 HAMD PK
Lahore: Clinic 53819
Rawalpindi: Clinic 64338; Residence 43944
Peshawar: Clinic 74186; Residence 42303
Hyderabad: Clinic 31666

پیغام

حکیم محمد سعید

گزشتہ نصف صدی میں طبقۂ علماء میں جو جامع شخصیات ظہور میں آئیں ان میں مولانا احمد رضا خاں رحمہ کا مقام بہت ممتاز ہے ، ان کی علمی ، دینی اور ملّی خدمات کا دائرہ وسیع ہے ، تفقہ اور دینی علوم میں فاضل رحمہ بریلوی کی مہارت کے ساتھ سائنس اور طبی علوم میں بھی ان کی بصیرت ، علمائے سلف کے اس ذہن و فکر کی نمائندگی کرتی ہے ، جس میں دینی و دنیوی علوم کی تفریق نہ تھی ، ان کی شخصیت کا یہ پہلو عصر حاضر کے علماء اور دانش گاہوں کے متعلمین دونوں کو دعوت فکر و مطالعہ دیتا ہے ، ان کی تصانیف ہمارے لیے بیش بہا علمی ورثے کی حیثیت رکھتی ہیں ، ان کے تحقیقی مطالعے سے علوم و فنون کے بہت سے گوشے سامنے آسکتے ہیں -

ہماری دعا ہے کہ اللہ جل سبحانہ "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا " کو عالی ہمتی اور حسن توفیق سے نوازیں - آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکومتِ پاکستان
وزارتِ مذہبی اُمور و اقلیتی اُمور

منجانب :
چوھدری شوکت علی
ایڈیشنل سیکرٹری انچارج

نیم سرکاری مراسلہ نمبر ——————

اسلام آباد ۱۵ اگست ۱۹۸۸ ء

محترمی جناب قادری صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ،

مجھے یہ جان کر نہایت خوشی ہوئی ہے کہ آپ عالم اسلام کے ایک بطل جلیل مولانا حافظ قاری اعلحضرت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے علمی کارناموں کو اجاگر کرنے کیلئے ہر سال کانفرنس کا انعقاد کرتے ہیں ۔

اعلحضرت بلا شبہ ایک نابغہ روز گار شخصیت تھے جنہوں نے مسلمانان برصغیر پاک و ہند کے معاشرتی و معاشی مسائل کے حل کیلئے عملی اقدامات کئے اور مسلمانوں کو ریاضی و معاشیات ایسے عالمگیر افادیت کے حامل علوم سے نہ صرف بہرہ ور کیا بلکہ انکی تعلیم و تعلم سے پورے برصغیر میں مسلمانوں کی علمیت کا لوہا منوایا ۔

آپ کی زندگی کا سب سے مہتم بالشان اور قابل تعریف پہلو فروغ عشق مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے ۔ آج مسلمانان پاک و ہند کے سینے میں جو شمعیں جل رہی ہیں وہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی کبریت احمر کی مرہون ہیں ۔

اس کار خیر پر میں آپ کو دلی مبارکباد دیتا ہوں اور متوقع ہوں کہ آپ پاکستان کے مسلمانوں میں اتحاد بین المسلمین کی فضا پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے ۔

والسلام

خیر اندیش

(چوھدری شوکت علی)

جناب مولانا سید ریاست علی قادری صاحب
مکان نمبر ۲/۲۲ ۔ ڈی سٹریٹ ۳۸،
ایف ۱/٦ ،
اسلام آباد ۔

اکادمی ادبیاتِ پاکستان
PAKISTAN ACADEMY OF LETTERS
(Established by the Ministry of Education, Government of Pakistan)

PROF. PARESHAN KHATTAK
CHAIRMAN

House No. 12,
Street No. 31,
F-7/1, Islamabad.

Tele: 814677
Cable: "ACADEMY"

Date ۱۵/اگست ۱۹۸۸ء

پی اے ایل / چیئرمین -۳/۸۸،

محترمی،
السلام علیکم -

حسب ارشاد آپکے مجلّے کیلئے " سینٹ امام احمد رضا کانفرنس" کے موقع پر میرا پیغام ارسال خدمت ہے -

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے -

قابل تقریم و تقدیم ہیں وہ شخصیتیں جو اللہ کی راہ میں ایسے کام کرجاتی ہیں جس پر چل کر آنے والی نسلیں اپنے لئے صحیح راہ کا انتخاب کر سکیں - سینٹ امام احمد رضا بریلوی کا تعلق ہندو پاک کی ان شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے برصغیر میں اسلامی ذہن پیدا کرنے کیلئے اپنے تمام سن و سال نذر اسلام کردیئے - وہ ایک جید عالم، نابغہ روزگار، مفتی، فقیہہ عصر صوفی شاعر اور جلیل القدر محقق کے طور پر ان مسلم دانشوروں میں شمار ہوتے ہیں جن کی تحریر میں تاثیر، فکر میں عالمانہ سرمستی، نظر میں حکمت و سرشاری اور عمل میں طریقت و متانت آنے والی نسلوں کیلئے مشعل راہ بن رہی ہے -

میری دعا ہے کہ خدا ان کی روح کو قرب سے نوازے اور ان کے علم کے فیض کو عام کرے - ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی یاد تازہ کرنے کیلئے صرف ہر سال عرس تک خود کو محدود نہ کیا جائے بلکہ ان کی تعلیمات کو مشن کے طور پر آگے بڑھایا جائے -

(پریشان خٹک)
چیئرمین
اکادمی ادبیات پاکستان
اسلام آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TELEX. 2748 JANG PK
5521 JNG RP PK
CABLE: DAILYJANG
TELEPHONE: 210710 (Ten lines)

JANG

NEWSPAPER ... CIRCULATION

ALSO PUBLISHED FROM:

LAHORE — 13-SIR AGHA KHAN ROAD (DAVIS ROAD) PHONE: 305820 (Five Lines) 305025 305026

RAWALPINDI — AL-RAHMAN BUILDING MURREE ROAD P.O. BOX No. 30 PHONE 70223 (Five Lines)

QUETTA — JAMIAT RAI ROAD PHONE: 70515 73064

LONDON (UK) — 57-LANT STREET LONDON SE 1 IQN TELEX: 28208 JANG UK PHONE: 01-403 - 5833/01 - 403 - 4122
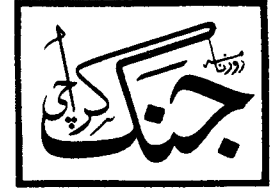
I.I. CHUNDRIGAR ROAD
P.O. Box No. 52, KARACHI

۳۰ اگست ۱۹۸۸ء

پیغام

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے زیر اہتمام ہر سال کی طرح اس سال بھی صاحب شریعت و صاحب طریقت بزرگ اور بلند پایہ فقیہہ اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان کی یاد میں ۲۲ ستمبر ۱۹۸۸ء کو "امام احمد رضا کانفرنس" کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اپنے مشاہیر کے افکار و تعلیمات سے روشنی حاصل کر کے اُن کی یادوں کو دلوں میں تازہ رکھنا زندہ قوموں کا طرۂ امتیاز ہے۔ امام احمد رضا جیسے علوم و فنون پر دسترس رکھنے والے عالم دین کہیں صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کی ساری زندگی اتباع سنت اور عشق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بسر ہوئی۔ وہ دینی و دنیاوی علوم میں یکتا تھے، اُن کے چھوڑے ہوئے علمی و فکری خزانے سے تشنگانِ علم فیضیاب ہوتے ہیں۔ ساری دنیا بالخصوص برصغیر پاک و ہند میں کروڑوں افراد اعلیٰ حضرت کے دائرہ اثر میں شامل ہیں۔

مجھے امید ہے کہ ۲۲ ستمبر ۱۹۸۸ء کو منعقد کی جانے والی یہ کانفرنس بھی امام احمد رضا کی شخصیت کے پہلوؤں کو اُجاگر کرنے اور اُن کے فکر و فلسفہ کی ترویج میں معاون ثابت ہوگی۔

میر خلیل الرحمٰن
ایڈیٹر انچیف —
روزنامہ جنگ —

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

No.G-1/88-427

TEL
CAE
TEL

کراچی یونیورسٹی، کراچی

شیخ الجامعہ

۱۲/۹/۱۹۸۸ء

مکرمی جناب صدر صاحب ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

آپ کا مراسلہ گرامی موصول ھوا۔ جس مین حضرت امام رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی علمی، تحقیقی، تجدیدی، سیاسی، فقہی اور دیگر علوم و فنون مین ان کی گران قدر خدمات پر اظہار خیال کرنے کے لئے کہا گیا ھے۔

حقیقت یہ ھے کہ مین حضرت امام موصوف کی متعدد کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ھون کہ انھون نے اپنی تحریرون و تقریرون، فتاویٰ اور سینکڑون چھوٹے بڑے رسالون کے ذریعہ احیاء اسلام کے لئے جو جدوجہد کی اس کے صلے مین انھین علماء، مشائخ اور بالخصوص علماء حرمین شریفین نے اس صدی کا مجدد قرار دیا۔ امام بریلوی کے فتاوی کی جہان اور خصوصیات ھین وھان ایک یہ بھی ھے کہ جس زبان مین مستفسر نے سوال کیا، اسی زبان مین اس کو جواب دیا گیا۔ حتی کہ منظوم استفسار کے جوابات بھی منظوم طریقہ ھی سے دئیے گئے۔ اس طرح اُن کی مشہور کتاب فتاوی رضویہ مین عربی، فارسی اور اردو کے منثور اور منظوم فتوے موجود ھین۔ مین نے متعدد فتاوے مطالعہ کئے بعض فتوے تو اعلی ترین تحقیقی مقالات کہے جاسکتے ھین۔ جن مین بیک وقت ڈیڑھ ڈیڑھ سو ماخذ سے رجوع کیا گیا ھے۔

امام احمد رضا بریلوی کی علمی، تحقیقی خدمات کو مزید فروغ دینے کے لئے فتاوی رضویہ کے تناظر مین جامعہ کراچی کے شعبہ اسلامک اسٹڈیز مین طلباء ایم فل، پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھ رھے ھین اور امید ھے آئندہ بھی اس کا سلسلہ جاری رھے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ھے کہ ھمین امام احمد رضا کے علمی شمع کو جلائے رکھنے کی توفیق و قوت عطا فرمائے آمین ۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

والسلام

منظور الدین احمد

(پروفیسر ڈاکٹر منظور الدین احمد)

Phone: 25981/

Tel. Add: "UNISIND"

INSTITUTE OF LANGUAGES
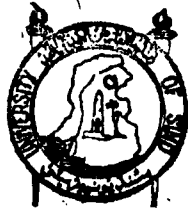
FACULTY OF ARTS BUILDING
UNIVERSITY OF SIND
JAMSHORO, SIND

No. ________

Dated 6.9. 1988

یارسول اللہ　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　الصلوٰۃ والسلام علیک

محترم جناب وجاہت رسول صاحب قادری - السلام علیکم !

مجھے یہ جان کر بیحد مسرت ہوئی ہے کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے معزز اراکین اپنے موقر ادارے کی جانب سے امام احمد رضا کانفرنس کے عنوان سے تاج محل ہوٹل کراچی میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں - یہ بڑی سعادت کی بات ہے

اعلحضرت عظیم البرکت، امام اہلسنت حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مایۂ ناز عالم دین تھے - آپ نے ایک ایسے پر فتن اور پر صعوبت دور میں جو کہ مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا آزمائشی دور تھا، جو دینی، سیاسی اور اصلاحی خدمات انجام دیں وہ آپ کا برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے

حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی نور اللہ مرقدہ نہ صرف عظیم عالم دین، ایک عظیم مدبر، ایک عظیم سائنس دان، ایک عظیم فلسفی تھے بلکہ آپ ایک عظیم عاشق رسول تھے - اس کا اعتراف نہ صرف علمائے عجم نے کیا، بلکہ عرب کے علماءِ کرام نے بھی کیا جیسے حضرت علامہ یوسف النبہانی، حضرت علامہ سید اسماعیل خلیل وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ -

امام احمد رضا نے بارگاہ مصطفوی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں جو نعتیں پیش کی ہیں وہ عشق رسول علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں گم ہو کر اور ڈوب کر پیش کی ہیں -

بہرحال ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے اراکین و شرکاء کو اپنی برکتوں سے مالا مال فرمائے -

نیاز مند
مسرور علی قادری
(مسرور علی قادری عفی عنہ)

۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Phone No 70867

D.O. No...PA-DEC/......

**BUREAU OF CURRICULUM
AND EXTENSION CENTRE BALUCHISTAN.**

Director,

Dated Quetta, the 8 - 8 - 1988.

مکرمی و محترمی سید وجاہت رسول قادری صاحب

السلام علیکم آپکا نوازش نامہ بسلسلہ "امام احمد رضا کانفرنس" موصول ہوا۔ عظیم عالم دین، ریاضی دان، فقیہہ اور بے مثال بزرگ اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان کی عظمت سے اک زمانہ روشناس اور معترف ہے۔ اُن کی قابل قدر، قابل احترام اور مجاہدانہ کاوشیں ہر فرد کو اُکساتی ہیں کہ وہ بھی اعلیٰ حضرت کی تقلید کرے۔

اعلیٰ حضرت کی سیرت، تحقیق اور کاوشوں کو جلا بخش کر منظر عام پر لانے کے لئے "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا" نے نہایت فعال کردار ادا کیا ہے۔ اور اس اہم مشن کو نہایت احسن طریقے سے مسلسل جاری و ساری رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے انشاء اللہ نہایت ہی مثبت نتائج برآمد ہونگے۔

خود ایک قرض ہے آواز حق تو جانِ حبیب
جواب آئے نہ آئے صدا تو دیتے رہو

والسلام

مخلص

انعام الحق کوثر

(ڈاکٹر انعام الحق کوثر)

فون نمبر دفتر : ۴۳ ۲۶ ۴۴
۴۳ ۲۱ ۶۱/۲۱۰
۴۳ ۲۱ ۶۹/۲۱۲

بلدیہ عظمیٰ کراچی

میئر کراچی

محمد علی جناح روڈ، کراچی

مراسلہ نمبر

مورخہ

محترم وجاہت رسول قادری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا عنایت نامہ مسلسل یاد آوری کا شکریہ!

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک علم آفرین و عظیم شخصیت کے حامل فقیہہ، عالم اور مفکر تھے۔ گذشتہ صدی ہجری کے مشاہیر اور اکابر علماء میں اپنی جامعیت اور علوم اسلامیہ میں گہری بصیرت کی وجہ سے وہ خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ اس صدی میں انہوں نے افکار اسلامی کی نشاۃ ثانیہ کے سلسلے میں جو بھرپور کردار ادا کیا ہے اور دین حنیف کے حرکی اور فعال تصور کی جس طرح ترجمانی کی اور چراغ مصطفوی کی تیز لو سے جس طرح شرار بولہبی کو للکارا، اور مسلمانوں کے قلوب میں جس طرح آتش عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تیز تر کیا، وہ بلا شبہ ناقابل فراموش ہیں اور مسلمانان عالم تا قیامت اس کے احسان مند رہیں گے۔ اس کے علاوہ ان کا دوسرا عظیم کارنامہ برصغیر کے مسلمانوں کو متحد و متفق کرکے انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی کے خلاف ان کے جذبہ حریت کو بیدار کیا۔ جس کی بنیاد پر دو قومی نظریہ وجود میں آیا۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ آپ کو اپنے مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

آپ کا مخلص

فاروق ستار

(ڈاکٹر فاروق ستار)

Chairman

PHONE : 419291/62

DEPARTMENT OF ISLAMIC LEARNING

UNIVERSITY OF KARACHI
UNIVERSITY ROAD
KARACHI-32 (Pakistan)

Dated ——— 19

مکرمی جناب چیئرمین صاحب ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
کراچی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا، یہ معلوم ہوکر مسرت ہوئی کہ ہر سال کی طرح امسال بھی ادارہ مذکورہ کی جانب سے برصغیر پاک و ہند کے ایک جید اور ممتاز عالم دین، مفکر محدث اور فقیہ مولانا احمد رضا خان بریلوی کی یاد میں کانفرنس منعقد کررہا ہے ۔ راقم الحروف مولانا موصوف کی متعدد کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ ان کے یہاں متعلقات تعلیم میں استاد، کتاب، کاغذ، مکتب وغیرہ بڑی اہمیت کے حامل ہیں آج کی مروجہ تعلیم میں استاد کو صرف تنخواہ دار ملازم سمجھ لیا گیا اور کتاب کو صرف حروف کا مجموعہ تصور کرلیا گیا ہے کتاب اور استاد کا ادب ہمارے درسگاہوں سے غائب ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے مدارس کلیات کے اور جامعات میں استاد اور شاگرد کے درمیان امتیاز مٹ چکا ہے ۔ استاد کے احسانات علمیہ کو فراموش کردینا ایک معمولی بات ہے اکثر اوقات استاد کی پگڑی شاگردوں کے ہاتھوں اچھلتی نظر آتی ہے ۔ یہ سب کیوں ہورہا ہے ؟ اس کا جواب مولانا احمد رضا خان بریلوی کے پاس یہ ہے کہ ہمارے نظریہ تعلیم میں سے ان مقدس و اعلیٰ[1] اقدار کا فقدان ہے آپ فرماتے ہیں کہ

"استاد کے احسانات کو مدنظر رکھا جائے ۔ کاغذ و کتاب و مکتب کی حرمت کا خیال رکھا جائے تو یہ صورت بھی پیش نہ آئے"[1]

جامعہ کراچی کے شعبہ علوم اسلامی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ مولانا موصوف کی علمی خدمات پر کئی طالب علم تحقیقی و علمی کام کررہے ہیں ــــ ابھی حال ہی میں ایک اور طالب علم اور اردو کالج کراچی کے لیکچرار محمد اسحٰق مدنی کا داخلہ ہوگیا ہے ۔ یہ طالب علم آئندہ مولانا موصوف کی معروف کتاب " فتاوی رضویہ " جو تقریباً بارہ مجلدات پر محیط ہے اس کتاب کے حوالے سے برصغیر کی سیاسی تحریکات میں مولانا احمد رضا خان نے جو خدمات انجام دیں اپنے تحقیق کا موضوع بنائیں گے ۔ راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق ابتک اس موضوع پر پاک و ہند کے کسی بھی علمی درسگاہ سے کام نہیں ہوا ہے ۔ اور یہ صرف شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ کراچی کا ہی اعزاز ہے کہ ایسے اہم موضوع پر تحقیقی کام ہورہا ہے ۔

امید ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا مولانا موصوف کی علمی و ادبی و فقہی خدمات کو فروغ دینے میں نمایاں کردار ادا کرتا رہے گا ۔

شکریہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر ملک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Dr. Muhammad Sabir
Ph. D. (Turkology) Istanbul
Professor of Islamic History
University of Karachi
Karachi-32.
Tel : 462011/76

Residence :
Saljuq Manzil,
A-241, Block D.
North Nazimabad,
Karachi-33 Pakistan
Tel : 629109

Dated 13/9/[illegible]

پیغام

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ پاکستان (کراچی) کا "ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) عالم اسلام کی ایک عظیم ہستی اور بلند پایہ عالم دین اور سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام وقت امام احمد رضا خاں صاحب محدث بریلوی کے ۶۹ ویں یوم وصال کے موقع پر ایک اہم کانفرنس کا اہتمام کر رہا ہے ادارہ کے منتظمین وحدت اسلامی اور عشق رسول کے جذبے سے سرشار ہو کر اس کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں جسے ہر مسلمان تحسین کی نگاہ سے دیکھے گا۔ تاریخی نقطۂ نظر سے اس کانفرنس کے دُور رس نتائج برآمد ہوں گے۔ میں اس موقع پر تمام مسلمانان پاکستان اور منتظمین کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

[illegible signature]

پروفیسر ڈاکٹر محمد صابر

صدر شعبۂ تاریخ اسلام جامعہ کراچی

تعارف

سرپرست واراکینِ مجلسِ عاملہ

سرپرست

حضرت علامہ شمس الحسن شمس المعروف بہ شمس بریلوی

آپ دنیائے علم وادب کی ایک مشہور ومعروف شخصیّت ہیں۔ تقریباً چالیس کتابوں کے مصنّف ہیں۔ آپ کی تصانیف نہ صرف خواجۂ تاشان رضویت کے لیے باعثِ فخر وناز ش ہیں بلکہ غیروں نے بھی آپ کی علمی اور ادبی صلاحیتوں کا اعتراف کیا ہے۔ آپ نے معارفِ رضا اور ادارۂ تحقیقاتِ امام رضا کو ہمیشہ اپنی نگارشات سے نوازا۔ معارف رضا میں آپ کے تحقیقی مضامین بڑے بلند مقام کے حامل ہوتے ہیں۔ خواجۂ تاشان رضویت آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتے کہ آپ نے حضرت امام رضا کے نعتیہ کلام کا تحقیقی اور ادبی جائزہ پیش کرکے دنیائے رضویت کی ایک بے مثال خدمت انجام دی ہے ادارہ آپ کی ایک محققانہ کتاب "امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری" کی جلد اوّل ۱۹۸۵ء میں اور جلد دوم ۱۹۸۶ء میں پیش کرچکا ہے۔ حکومتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام ۱۹۸۶ء میں منعقد ہونے والے مقابلۂ کتبِ سیرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں آپ کی تحریر کردہ کتاب "سرورِ کونین کی فصاحت" کو اوّل انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ اور صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے سند اور نقد انعام سے آپ کو نوازا۔

سرپرست

والامرتبت محقق ودانشور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

پی ایچ ڈی، پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ سندھ

آپ دنیائے رضویت میں اپنی تحقیقات اور امام احمد رضا قدس سرہٗ پر اپنی بہترین محققانہ نگارشات کے باعث ایک محبوب ومشہور شخصیت ہیں۔ بلاخوفِ تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ آپ نے اپنی فکر کے انمٹ اور انمول جواہر پارے جو دنیائے رضویت کے سامنے پیش کیے ہیں۔ خواجۂ تاشانِ رضویت اس کے شکریہ سے کسی طرح بھی عہدہ برآ نہیں ہوسکتے۔

آپ نے اپنے زورِ قلم سے اعلیٰحضرت امام رضا کے علمی، تحقیقی اور مذہب حنفی پر آپ کی فقید المثال تحریروں کا لوہا غیروں سے بھی منوالیا۔ آپ پندرہ سال سے شب وروز اسی کوشش میں مصروف ہیں کہ زمانے کی ناماعدت سے جو دبیز پردے اعلیٰحضرت امام رضا کی عروسِ فکر پر پڑے ہوئے تھے ان کو اٹھا کر اس شاہدِ رعنا جمالِ ہوش ربا سے نگاہوں کو حیرت زدہ کردیں۔ آپ کی تخلیقات میں "اُجالا" ایک شاہکار حیثیت رکھتا ہے۔ ادارہ نے اس کا سندھی میں ترجمہ آپ کی خدمت میں ۱۹۸۶ء میں پیش کیا تھا۔ اس سال آپ کے قلم کا ایک اور شاہکار اور فکر کی ایک اچھوتی تخلیق "رہبر ورہنما" پیش کرکے ہم اپنا سر افتخار سے بلند کررہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف اپنی تخلیقی سرگرمیوں کے ذریعے فاضل بریلوی کی شخصیت اور ان کے ذہنی وعلمی کارناموں کو عوام النّاس میں روشناس کروایا ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور ان کی تصانیف کو متعارف کروانے میں بھی بڑی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔

سرپرست

عالیجناب شیخ حمید اللہ صاحب قادری حشمتی

ادارۂ تحقیقات امام رضا آپ کی سرپرستی پر نازاں ہے اور کیوں نہ نازاں ہو کہ اس مادّہ پرستی اور حُبِّ زر کے دور میں اللہ تعالیٰ کے کرم وفضل سے ایسے صاحبانِ کرم بھی موجود ہیں جن کے سامنے کچھ گزارشِ احوالِ واقعی کی ضرورت پیش نہیں آتی بلکہ آپ کی دوررس نگاہ ادارہ کی مالی ضروریات سے باخبر رہتے ہوئے ہر وقت تعاون کے لیے آمادہ رہتی ہیں۔

آپ کو اعلیٰحضرت امام رضا قدس سرہٗ کی ذاتِ والا سے ایک خصوصی نسبت اور تعلقِ خاطر ہے۔ آپ کے شیخ طریقت' والا مرتبت شیرِ بیشۂ رضویت مولانا حشمت علی اعلیٰحضرت کے ایک مخلص شیدائی اور مبلغِ رضویت تھے۔ شیخ حمید اللہ صاحب بھی اسی راہ پر گامزن ہیں اور اپنے مالی تعاون سے دنیائے رضویت کی اہم خدمت انجام دے رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

بانی و صدر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا

سیّد ریاست علی صاحب قادری رضوی

ادارۂ تحقیقاتِ امام رضا قدس سرہٗ کو اگر ایک جسد سے تعبیر کیا جائے تو ہمارے سیّد صاحب اس کی روح ہیں۔ ادارۂ تحقیقاتِ امام رضا کی ہر شہ رگ اور ایک و تین ہیں کہ اس کے سارے جسم میں اس کے ذریعے خون پہنچ رہا ہے۔ سیّد صاحب، اعلیحضرت امام رضا قدس سرہٗ کے فرزندِ اصغر حضرت مولٰینا مصطفٰے رضا خان المعروف مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے مشرف بہ بیعت ہیں اور خلیفہ ماذون و مجاز ہیں۔ سیّد صاحب کے والدِ ماجد اعلیحضرت سے مشرف بہ بیعت تھے۔

ٹیلی فون انڈسٹریز آف پاکستان میں اسسٹنٹ منیجر کے عہدہ پر فائز ہیں۔ جرمن زبان سے انگریزی زبان میں مترجم کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ آپ چار سال جرمنی میں رہ چکے ہیں۔

سیّد صاحب نے آج سے پانچ چھ سال پہلے بالکل بے سرو سامانی کے عالم میں اعلیحضرت کے جذبۂ فداکاری سے سرشار ہوکر "معارف رضا" کا پہلا شمارہ نکالا تھا۔ اس وقت حضرت شمس بریلوی، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مولانا محمد اطہر نعیمی اور جناب محمد شفیع قادری نے ان سے بھرپور تعاون کیا۔ سیّد صاحب کی شب و روز کی جانکاہ محنت نے مجلّہ کو کامیاب بنایا۔ امام احمد رضا کانفرنس آپ کے نصب العین کی ایک ٹھوس حقیقت بن کر سامنے آئی۔ اپنوں اور غیروں نے بے حد سراہا۔ دانشور طبقہ اس کانفرنس کی بدولت امام احمد رضا اور ان کے پائیگاہ علم اور ان کے تبحر سے آگاہ ہوا اور اس کانفرنس کے بڑے مثبت نتائج برآمد ہوئے۔

الحمد للہ کہ اب پانچ چھ سال سے خوب سے خوب تر رنگ میں کانفرنس کا انعقاد ہو رہا ہے اور اب اس کا دائرہ سیّد ریاست علی قادری صاحب کی انتھک کوششوں سے ملک کے طول و عرض میں پھیلتا جا رہا ہے۔ کراچی، اسلام آباد اور حیدر آباد اس کانفرنس کے محلِ انعقاد بن چکے ہیں۔ امید ہے کہ ان شاء اللہ سیّد صاحب کی کوششوں سے اس کو اور وسعت حاصل ہوگی۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

دنیائے رضویت سیّد صاحب کی ذات پر نازاں ہے اور ان کے فروغِ عمل کے لیے دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ سیّد صاحب کو اس راہ میں حسبِ دلخواہ کامرانیوں سے ہمکنار فرمائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

نائب صدر

جناب سیّد وجاہت رسول قادری

ایم۔ اے (معاشیات)

ڈپلومیڈ ایسوسی ایٹ، انسٹی ٹیوٹ آف بنکرز پاکستان

آپ حبیب بینک لمیٹڈ ہیڈ آفس کراچی میں اسسٹنٹ وائس پریزیڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہیں اور زکوٰۃ سیل کے انچارج ہیں۔

برصغیر پاک و ہند کے مشہور و معروف عالمِ دین اور مبلغِ اسلام حضرت سیّد ہدایت رسول صاحب آپ کے جدِ امجد ہیں۔ ماشاء اللہ ایک مردِ صالح اور ایسے جمیل اور پاکیزہ کردار کے حامل ہیں کہ ان کو دیکھ کر دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو ان کے رنگ میں رنگ دے۔ بنک کی ملازمت دینی کاموں میں حارج نہیں ہوتی۔ بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے شیدائیوں میں ہیں اور ان کے نام سے جو کام بھی ہوتا ہے اس میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں۔

ایک طرف تو دفتر کی ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی سنبھالتے ہیں تو دوسری طرف ادارہ کی دامے درمے وسخنے ہر طرح مدد کرتے ہیں اور دوسری جانب اعلیحضرت سے آپ کی عقیدت کا یہ عالم ہے کہ اگر ادارہ کو ان کی ضرورت کسی وقت بھی ہوا اپنے آرام کا خیال کیے بغیر ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ آپ کا تحریر کردہ مضمون "اقوالِ اعلیحضرت" اور انگریزی مضمون "ROLE OF IMAM AHMED RAZA IN UPHOLDING THE SANCTITY OF HOLY PROPHET" معارف رضا شمارہ ۱۹۸۷ء میں پیش کیے جا چکے ہیں۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

نائب صدر

جناب شفیع محمد قادری

ادارے کے بنیادی اراکین میں سے ایک نمایاں شخصیت ہیں اور اس کے ابتدائی دور میں ہر طرح سے ادارے سے منسلک لوگوں کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے ہیں۔ ہر چند کہ آپ کہ آپ کی کاروباری مصروفیات بے انتہا ہیں لیکن پھر بھی اگر مسلک اعلیٰ حضرت کا معاملہ ہو تو پھر ہر کام کو چھوڑ کر اس کی طرف توجہ دیتے ہیں اور دامے درمے سخنے قدمے ہر طرح پیش پیش رہتے ہیں۔ ادارے کو جب بھی کسی قسم کی مالی پریشانی سے واسطہ پڑتا ہے، شفیع صاحب کسی سے پیچھے نہیں رہتے ادارے کا موجود آفس آپ ہی کے تعاون کا ثمرہ ہے۔

جنرل سیکریٹری

پروفیسر مجید اللہ قادری

ایم اے اسلامیات، ایم ایس سی (ارضیات) گولڈ میڈلسٹ
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ ارضیات جامعہ کراچی، کراچی

آپ ہمارے سرپرست جناب شیخ حمید اللہ قادری حشمتی کانپوری کے نوجوان اور صالح فرزند اصغر ہیں۔ ادارہ تحقیقات امام رضا کے سرگرم معاون اور معتمد ہیں۔ یہ کہنا مبالغے سے بالکل خالی نہ ہوگا کہ اگر آپ کی کوششیں اور بھرپور توجہ ادارہ کے شامل حال نہ رہتی تو ہم اس راہ میں بمشکل ہی گامزن رہ سکتے تھے۔

شیخ حمید اللہ صاحب پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس دور تجدد پسندی اور مغربیت نوازی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ فرزند دین کی راہ میں اس طرح سرگرم اور رضویت کا ایسا شیدائی ہے کہ ہر آن اور ہر لحہ اس کی یہی کوشش ہے کہ سرور کونین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ورفعنالک ذکرک کے ڈنکے سے ذہن وایمان ہر وقت گونجتے رہیں ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

پروفیسر مجید اللہ قادری نہ صرف ادارہ کی بے انتہا ذمہ داریاں کا بیشتر بوجھ احسن طریقہ پر اٹھاتے ہیں بلکہ کتابت، طباعت و اشاعت اور اس کے تمام تر مرحلوں کی ذمہ دارانہ طریقے پر خود نگرانی کرتے علاوہ ازیں ہر سال معارف رضا کے لئے ایک تحقیقی مضمون بھی تحریر فرماتے ہیں۔ ان کا تحریر کردہ ایک مقالہ بعنوان فتاویٰ رضویہ کا موضوعاتی جائزہ معارف رضا کے موجودہ شمارہ کی زینت ہے۔

جوائنٹ سیکریٹری

پروفیسر عبدالرحمٰن قادری ایم اے اردو

پروفیسر شعبہ اردو جامعہ ملیہ کالج کراچی

اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم کہ قوم کے نوجوانوں میں بھی جذبۂ ایمانی کا جوش وخروش ہے۔ کاش قوم کے تمام نوجوان اس رنگ میں رنگ جائیں تو بیڑا پار ہو جائے۔

جناب پروفیسر عبدالرحمٰن قادری ایک بالغ نظر نوجوان ہیں، کئی سال سے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کو آپ کا تعاون حاصل ہے جو ہمارے لیے اس راہ میں کامیابی وکامرانی کا... موجب ہے۔

اللہ اگر توفیق نہ دے، انسان کے بس کا کام نہیں۔

سیکریٹری اطلاعات و مطبوعات

پروفیسر حافظ قاری عبدالباری

(ایم اے اسلامیات) پروفیسر جامعہ ملیہ کالج کراچی

حافظ قاری عبدالباری صاحب ایم اے اسلامیات کے علاوہ فاضل درس نظامی بھی ہیں۔ آپ کے والد ماجد جناب مولوی عبداللطیف صاحب اعلیحضرت فاضل بریلوی کے عقیدتمندوں میں سے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالباری صاحب نے جس ماحول میں پرورش پائی وہ ماحول فاضل بریلوی کی محبت اور عقیدت سے سرشار تھا۔ عنفوان شباب ہی سے آپ بھی اسی راہ پر گامزن رہے۔ جب علم وفضل نے ذہن کو مزید جلا بخشی تو اس عقیدت میں اور بھی اضافہ ہوگیا۔

پروفیسر موصوف ادارۂ تحقیقات امام رضا سے اپنی عقیدت کے باعث خصوصی رابطہ رکھتے ہیں اور اس ادارے کے سرگرم معاون ہیں۔

فنانس سیکرٹری

منظور حسین جیلانی

بی کام ڈپلومیڈ ایسوسی ایٹ انسٹیٹیوٹ آف بنکرز آف پاکستان (گولڈ میڈلسٹ) آپ بھی حبیب بینک لمیٹڈ ہیڈ آفس کراچی میں اسسٹنٹ وائس پریزیڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہیں۔ آپ کا تعلق بریلی شریف سے ہے اور حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفٰی رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل ہے۔ اعلیحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت کے پیش نظر وسط ۱۹۸۶ء میں ادارہ سے منسلک ہوئے تاکہ ادارہ کو جدید خطوط پر منظم کیا جائے۔ ان کی شمولیت کے بعد ادارہ کی سرگرمیوں کا دائرہ کار بے انتہا وسیع ہوا ہے۔ آپ کی مساعی میں ادارہ کا باقاعدہ رجسٹریشن، ادارہ کے اپنے دفتر کا قیام، امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر ہر سال ایک مجلہ کا اجراء شامل ہیں۔ آپ ہمیشہ خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔

ادارہ کے عملہ کا تعارف

محمد امتیاز فاروق

ادارہ کے کل وقتی سیکرٹری ہیں ایک صالح' باشرع اور نیک نوجوان طالب علم ہیں۔ ادارہ کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ سلسلہ تعلیم بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اتنی کم عمری میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے ان کی عقیدت دیکھ کر یقین ہے کہ وہ اس مشن کو جاری ساری رکھنے میں اپنی بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے رہیں گے۔

اقبال احمد قادری اختری

آپ ایک باشرع' نیک اور صالح نوجوان ہیں دینی تعلیم سے بے انتہا لگاؤ ہے۔ مفتی اختر رضا خاں الازہری سے شرف بیعت حاصل ہے۔ اپنے محلہ میں مدرسہ تعلیم القرآن فیض رضا اور شاہ احمد رضا لائبریری اپنی ذاتی کاوشوں سے قائم کئے ہیں ادارہ ہذا میں نائب سیکریٹری کے فرائض انجام دے رہے ہیں

یہ دونوں نوجوان ادارہ کے دو مضبوط ستون کی مانند ہیں۔

۳۵: احمد رضا خاں کے عربی فتوے کو حافظ کتب الحرم سید اسمٰعیل خلیل مکی کا زبردست خراج عقیدت۔ — سنہ ۱۳۲۵ھ / سنہ ۱۹۰۷ء

۳۶: شیخ ہدایت اللہ بن محمد بن محمد سعید السندی مہاجر مدنی کا اعتراف مجددیت۔ — ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰ھ / سنہ ۱۹۱۲ء

۳۷: قرآن کریم کا اردو ترجمہ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن — سنہ ۱۳۳۰ھ / سنہ ۱۹۱۲ء

۳۸: شیخ موسیٰ علی الشامی الازہری کی طرف سے خطاب "امام الائمۃ المجدد لہذہ الامۃ" — یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰ھ / سنہ ۱۹۱۲ء

۳۹: حافظ کتب الحرم سید اسمٰعیل خلیل مکی کی طرف سے خطاب "خاتم الفقہاء والمحدثین"۔ — سنہ ۱۳۳۰ھ / سنہ ۱۹۱۲ء

۴۰: علم المربعات میں ڈاکٹر سر ضیاء الدین کے مطبوعہ سوال کا فاضلانہ جواب۔ — قبل سنہ ۱۳۳۱ھ / سنہ ۱۹۱۳ء

۴۱: ملت اسلامیہ کے لئے اصلاحی اور انقلابی پروگرام کا اعلان۔ — سنہ ۱۳۳۱ھ / سنہ ۱۹۱۳ء

۴۲: بہاول پور ہائی کورٹ کے جسٹس محمد دین کا استفتا اور احمد رضا خاں کا فاضلانہ جواب۔ — ۲۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ھ / سنہ ۱۹۱۳ء

۴۳: مسجد کانپور کے قضیے پر برطانوی حکومت سے معاہدہ کرنے والوں کے خلاف ناقدانہ رسالہ۔ — سنہ ۱۳۳۱ھ / سنہ ۱۹۱۳ء

۴۴: ڈاکٹر سر ضیاء الدین (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) کی آمد اور استفادہ علمی۔ — مابین سنہ ۱۳۳۲ھ / سنہ ۱۹۱۴ء اور سنہ ۱۳۳۵ھ / سنہ ۱۹۱۶ء

۴۵: انگریزی عدالت میں جانے سے انکار اور حاضری سے استثنا — سنہ ۱۳۳۴ھ / سنہ ۱۹۱۶ء

۴۶: صدر الصدور صوبہ جات ہند کے نام ارشاد نامہ۔ — سنہ ۱۳۳۴ھ / سنہ ۱۹۱۶ء

۴۷: تاسیس جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی۔ — تقریباً سنہ ۱۳۳۶ھ / سنہ ۱۹۱۷ء

۴۸: سجدۂ تعظیمی کی حرمت پر فاضلانہ تحقیق۔ — سنہ ۱۳۳۷ھ / سنہ ۱۹۱۸ء

۴۹: امریکی ہیئات داں پروفیسر البرٹ ایف پورٹا کو شکست فاش — سنہ ۱۳۳۸ھ / سنہ ۱۹۱۹ء

۵۰: آئزک نیوٹن اور آئن اسٹائن کے نظریات کے خلاف فاضلانہ تحقیق — سنہ ۱۳۳۸ھ / سنہ ۱۹۲۰ء

۵۱: رد حرکت زمین پر فاضلانہ تحقیق — سنہ ۱۳۳۸ھ / سنہ ۱۹۲۰ء

۵۲: فلاسفۂ قدیمہ کا رد بلیغ — سنہ ۱۳۳۸ھ / سنہ ۱۹۲۰ء

۵۳: دو قومی نظریہ پر حرف آخر۔ — سنہ ۱۳۳۹ھ / سنہ ۱۹۲۱ء

۵۴: تحریک خلافت کا افشائے راز۔ — سنہ ۱۳۳۹ھ / سنہ ۱۹۲۱ء

۵۵: تحریک ترک موالات کا افشائے راز۔ — سنہ ۱۳۳۹ھ / سنہ ۱۹۲۱ء

۵۶: انگریزوں کی معاونت اور حمایت کے الزام کے خلاف تاریخی بیان۔ — سنہ ۱۳۳۹ھ / سنہ ۱۹۲۱ء

۵۷: وصال۔ — ۲۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۴۰ھ / ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء

۵۸: مدیر "پیسہ اخبار" لاہور کا تعزیتی نوٹ۔ — یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۴۰ھ / ۳ نومبر سنہ ۱۹۲۱ء

۵۹: سندھ کے ادیب شہیر سرشار عقیلی تتوی کا تعزیتی مقالہ — سنہ ۱۳۴۱ھ / ستمبر سنہ ۱۹۲۲ء

۶۰: بمبئی ہائی کورٹ کے جسٹس ڈی۔ ایف ملا کا خراج عقیدت۔ — سنہ ۱۳۴۹ھ / سنہ ۱۹۳۰ء

۶۱: شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کا خراج عقیدت۔ — سنہ ۱۳۵۱ھ / سنہ ۱۹۳۲ء

فاضل جسٹس جناب نعیم الدین صاحب جج سپریم کورٹ آف پاکستان (سابق چیف جسٹس عدالت عالیہ سندھ) کی تقریر سے اقتباس۔ یہ تقریر انہوں نے مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۸۸ء کو سندھ ہائی کورٹ لائبریری ہال میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی جانب سے سندھ ہائی کورٹ بار لائبریری میں کتابوں کے عطیے کی تقریب کے موقع پر کی تھی۔

"امام احمد رضا کی شخصیت ایک عظیم شخصیت ہے۔ ان کے مقام کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ امام احمد رضا (علیہ الرحمہ) نے اپنی تمام زندگی اس عظیم ذاتِ مبارکہ کی مدح سرائی اس کی ناموس کے دفاع، اس کی سیرت مبارکہ اور اس کے لائے ہوئے قانون کی نشر و اشاعت میں صرف کی، جس کا نام نامی محمد رسول اللہ ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) انہوں نے اُس عظیم ہستی کی تعلیمات کو پھیلانے کے لئے اپنے قلم و زبان کو وقف کر رکھا تھا جس نے انسانوں کے رشتے اللہ تعالیٰ سے جوڑے جس نے ستھرا دین دیا اور اچھی اور خوشگوار زندگی گذارنے کا طریقہ سکھایا اس ہستی پاک کے متعلق تحریر کیا جس نے ایک ریاست دی اور اس کے چلانے کا ایک نظام قائم کر کے عملی طور پر کاروبار سلطنت چلانے کا سلیقہ سکھایا اور دنیا کو دکھا دیا کہ ایک ماڈل اسلامی ریاست کیا ہو سکتی ہے اور کیا ہوتی ہے امام احمد رضا جیسے متبحر عالم کی تصانیف میری نظر میں روشنی کے چراغ ہیں جو اہل علم و بصیرت کے دل و دماغ کو تادیر روشن و منور کرتی رہیں گی جو جتنا ان کا مطالعہ کرے گا اتنا ہی زیادہ اس کو روشنی ملے گی۔ امام احمد رضا کا انداز تحریر اور طرز استدلال ہمیں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے اور اس طرح قانون شریعت اور اخلاق محمدی کے دائرے میں رہتے ہوئے آزادیٔ فکر کو فروغ دینے کا ذریعہ بنتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تمام معزز جج صاحبان اور محترم وکلا حضرات امام صاحب کی کتابوں کے مطالعے سے روشنی حاصل کرتے رہیں گے۔"

ایک ہمہ جہت شخصیت

جسٹس (ریٹائرڈ) عبادت یار خاں

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ روہیلکھنڈ کے ایک معزز خاندان میں ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کو بحیثیت عالم دین، عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، بلند پایۂ نعت گو شاعر اور ایک پیر طریقت کی حیثیت سے تو سب ہی جانتے ہیں لیکن شاید بہت کم ہی لوگوں کو یہ معلوم ہے کہ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ علم تفسیر و حدیث، فقہ، منطق، نجوم، جفر، ریاضی، تاریخ اور شعر و شاعری میں ایک بلند پایۂ استاد کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ کو اس کے علاوہ اردو، عربی اور فارسی پر یکساں عبور اور مہارت حاصل تھی۔

حضرت رضا بریلوی نے بڑی تیزی سے تحصیل علم کے وہ منازل طے کرکے وہ مقام حاصل کیا جو کہ عام طور پر ۳۰ اور ۴۰ سال کی عمر میں پہنچ کر حاصل ہوتا ہے۔ روایات کے مطابق آپ نے ۱۸۶۰ء میں قرآن کریم حفظ کیا۔ ۱۸۶۷ء میں پہلی عربی تصنیف کی۔ شعبان ۱۲۸۶ھ بمطابق ۱۸۶۹ء یعنی ۱۳ برس ۱۰ ماہ ۵ دن کی عمر میں آپ کو دستار فضیلت حاصل ہوئی۔ فقیہانہ دلچسپیوں کا آغاز بھی اسی عمر سے شروع ہوا اور فتاویٰ نویسی کی باقاعدہ اجازت ۱۸۷۶ء میں حاصل کر لی۔ اس کے بعد عربی، اردو اور فارسی تصنیف کا سلسلہ جاری رہا۔ حج و زیارت کے سفر اور اس زمانے کے علماء و فقہاء سے علمی استفادہ اور تلمذ کے نتیجے میں آپ کو فقہ اور حدیث میں نمایاں مقام حاصل ہو گیا اور آپ کی عربی، فارسی تصانیف کا بیرون ملک اور اندرون ملک علمی حلقوں میں احترام کیا جانے لگا۔ ۱۹۱۲ء میں قرآن کریم کا اردو ترجمہ کنز الایمان شائع ہو گیا جس کے انگریزی اور دیگر زبانوں میں بھی تراجم ہو چکے ہیں۔

ان خالص دینی اور مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ دیگر علوم کے مطالعے اور تحقیق کا سلسلہ بھی قائم رہا۔ اسی سال ۱۹۱۲ء میں ریاضی کے مشہور اُستاد اور علیگڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر سر ڈاکٹر ضیاء الدین نے مولانا سلیمان اشرف بہاری علیہ الرحمۃ کی تحریک پر آپ سے ریاضی کے کچھ پیچیدہ مسئلے میں رجوع کیا اور خاطر خواہ حل موصول ہونے پر سر ضیاء الدین نے خود حاضر ہو کر شرف باریابی حاصل کی اور خراج تحسین پیش کیا۔ فقہ کے میدان میں آپ کی بصیرت کا ملک اور بیرون ملک چرچہ ہونے لگا۔ ہائی کورٹ کے جج دشوار اور پیچیدہ مسئلوں پر آپ کے فتوؤں اور فیصلوں کو سند ماننے پر مجبور ہو گئے۔

امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی فقیہانہ بصیرت کا قیمتی سرمایہ بارہ جلدوں میں چھپ کر فتاویٰ رضویہ کے نام سے اب محفوظ کر لیا گیا ہے اور فتاویٰ عالمگیری کے بعد فقہ حنفی میں اس کا بہت اونچا مقام ہے۔

حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی عربی، فارسی اور اردو میں مطبوعہ تصانیف اور غیر مطبوعہ کتابوں کا جائزہ لینا یا اس کی کسوٹی پر آپ کی شخصیت کو پرکھنا ممکن نہیں صرف یہ کہہ دینا کافی ہے کہ وہ اب تک علمی سطح پر آج بھی مقبول ہیں اور دنیا کا کوئی ملک جہاں حنفی مسلک اور مکتب فکر کے لوگ آباد ہوں انھیں بڑے اعتماد اور عقیدت سے دیکھا جاتا ہے۔

حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ظاہر و باطن یکساں طور پر منور اور تابناک تھا ان کا دل عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حب اہل بیت و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے معمور تھا۔ ان کے روز و شب اتباع سنّت سے مزیّن تھے۔ کیسی ہی شدید سردی ہو یا کتنی ہی شدید گرمی ہر نماز با جماعت مسجد میں ادا کرتے تھے۔ شب بیداری اور ذکر و فکر کے ساتھ ساتھ حسن سلوک آپ کی شخصیت کا طرۂ امتیاز تھا بلا لحاظ مذہب و ملت ہر ایک سے ہمدردی اور خیر خواہی سے پیش آتے، بیماروں کے گھر جا کر ان کی مزاج پرسی اور ان کی صحتیابی کے لئے دعائیں فرماتے، بلا معاوضہ ان کو نقش، تعویذ اور وظائف و تسبیح کی ہدایت و تلقین کرتے ان سب چیزوں کا اثر یہ تھا کہ سوداگری محلہ کا گوشہ نشین مرجع خلائق بن گیا آپ کے مکان کے چاروں طرف ہندوؤں کی آبادی تھی۔ خونخوار ہندو تنظیمیں اور ادارے جب بھی مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے اور مسلم ہندو فسادات کے زمانے میں مسلمانوں کو اذیت پہنچاتے حضرت رضا کا مکان، مسجد اور خانقاہ مسلمانوں کے لئے پناہ گاہ بن جاتی۔ ایسے وقت میں بھی کوئی ہندو بنیا ایسا نہ تھا جو کہ چوکھٹ کو چومے بغیر اپنی دوکان پر جاتا ہو یا اپنے بیمار بچّے کو بلا جھجک گود میں اٹھائے ہوئے بڑے مولوی صاحب کے پاس دم کرانے نہ آتا ہو۔

حضرات تطہیر روح اور تزکیۂ نفس اصلاح معاشرے کے لئے بے حد ضروری ہیں۔ بڑی بڑی کانفرنسیں اور سیمینار، بزرگان دین کی صحبت اور قلندرانہ مجلسوں کا نعم البدل نہیں بن سکتیں۔ دنیا جانتی ہے کہ سومنات کی فتح اور پانی پت کے معرکے دلوں کو فتح نہ کر سکے اس براعظم میں جو کچھ حضرت ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ہم کو عطا کیا وہ سلاطین کی تلواریں اور رسالے ادا نہ کر سکے۔ چند بوسیدہ مقبرے اور چند سنگ مرمر اور سنگ سرخ کے بنے ہوئے قلعے زبان حال سے ان سلاطین کے لئے مرثیہ خواں ہیں لیکن حضرت گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے بکھیرے ہوئے رشد و ہدایت کے موتی آج بھی اسی آب و تاب سے ہماری منزلوں کے لئے مشعل راہ بنے ہوئے ہیں۔ جیسے وہ آج سے سیکڑوں سال پہلے تھے۔

حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ بھی ان ہی اولیائے اللہ کے زمرے میں تھے۔ جو اخلاق کے نکھار اور روحانی بالیدگی کو روٹی کپڑا اور مکان کے نعروں پر فوقیت دیتے تھے۔ عصر اور مغرب کے درمیان نشست مکان یا صحن مسجد میں ہوتی نہ کوئی حاجب اور نہ کوئی دربان، ادنیٰ سے ادنیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ بلا روک ٹوک آسکتا تھا۔ اور حسب استعداد اپنے درد کا درماں حاصل کر سکتا تھا۔ اسی مسند ارشاد سے ایک عاصی کو بخار اتارنے کا تعویذ بھی ملتا تھا اور اسی مصلّے سے مولانا محمد علی کی تحریک ترک موالات کے خطرے سے باخبر اور ہوشیار رہنے کی للکار بھی سنائی دیتی تھی۔

حضرت رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آپ کو حجرے میں بند کر کے محض چلّہ کشی اور جھاڑ پھونک پر اکتفا نہ کیا بلکہ ان کی عقابی نگاہیں ہمہ وقت مسلمانوں کی تمام تحریکوں کا جائزہ لیتی رہیں اور جہاں انھوں نے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے قدم غلط سمت اٹھ رہے ہیں ان کو فوراً بلا خوف و خطر بے باکی سے ٹوکا۔ مصلحت پسندی اور سودے بازی کبھی ان کے فیصلوں کو متاثر نہ کر سکی۔ جب ترک موالات اور ہندو مسلم بھائی بھائی کے نعرے اپنے دوش پر ہندوؤں کو مسجدوں کے منبروں تک لے آئے تھے تو انھوں نے دو قومی نظریہ کا نعرہ بلند کیا تھا۔ کسی نے انھیں انگریزوں کا پٹھو، کسی نے ہندو مسلم اتحاد اور ہندوستان کی آزادی کا مخالف کہا لیکن یہ تمام پروپیگنڈہ ان کے عزم کو متزلزل نہ کر سکا اور بالآخر وہ بات جو انھوں نے ۱۹۲۱ء میں کہی تھی وہ تحریک پاکستان کی بنیاد بنی، وہی بات علامہ اقبال نے کہی اور وہی بات حضرت قائد اعظم نے کہی۔

حضرت رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے چند رفقاء کار نے مسلمانوں میں اپنا جداگانہ تشخص قائم رکھتے ہوئے انگریز مخالف تحریکوں میں حصّہ لینے سے کبھی نہیں روکا بلکہ مسلمانوں میں سیاسی بیداری اور صالح سیاسی فکر پیدا کرنے کے لئے جماعت رضائے مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) بنائی۔ افسوس اب یہ مجالس اجڑ گئیں، ان نفوس قدسیہ کے مصلّے اب خالی نظر آنے لگے۔ تحقیق و تحریر کا سبق بھلا کر ان کے پیغامات کی روح کو بھلا کر مسلک کے اختلافات کو ہوا دینا اب ہم نے اپنا شعار بنا لیا ہے۔ ان کے تمام کارناموں، ۵۰ سالہ جدوجہد کو چند فروعی مسائل اور وہ بھی سیاق و سباق سے نکال کر اب پیش کیا جاتا ہے گویا کہ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ماحصل یہی تھا۔

تمھیں لے دے کے ساری داستاں میں یاد ہے اتنا
کہ اورنگ زیب ظالم تھا ستم گر تھا

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی تاریخ ساز شخصیت اب ارباب علم و دانش کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ان کی قرآن فہمی علم حدیث پر ان کی گہری نظر علوم اسلامیہ اور علوم جدیدہ وقدیمہ پر ان کی حیرت انگیز دسترس ان کی اب تک کی شائع شدہ تصانیف سے اُبھر کر سامنے آئی ہیں جو ان کی قد آور شخصیت کے علمی مقام کو مزید اجاگر کرتی ہیں۔

ان کی شخصیت کا اندازہ لگانے کے لئے امام احمد رضا کی ولادت کے وقت اُس وقت کے سیاسی معاشرتی اور علمی ماحول کا جاننا ضروری ہے۔ وہ ۱۸۵۶ء میں یعنی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء سے ایک سال قبل پیدا ہوئے۔ اس وقت برصغیر پاک و ہند میں جو سیاسی افراتفری، طوائف الملوکی اور معاشی ابتری پھیلی ہوئی تھی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں مسلمانوں کی معیشت اور معاشرت زبوں حالی کا شکار تھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انگریزوں کی ایک طے شدہ سازش اور منصوبہ کے تحت مسلمانوں کی سلطنت کے ساتھ ساتھ ان کے دین و ایمان کو بھی تباہ کیا جا رہا تھا۔ مسلمانوں میں نئے نئے فرقے جنم لے رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ذات مبارکہ کو گھٹانے کی اور ان کی محبت کو جو مسلمانوں کے ایمان کی جان ہے دل سے نکالنے کی کوشش کی جا رہی تھی اور اس سلسلے میں انگریز اور ہندو مشترکہ طور سے کام کر رہے تھے۔ اُدھر بین الاقوامی سطح پر یہودی اور نصرانی سازش سلطنت عثمانیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مسلمانوں کا شیرازہ بکھیرنے کے درپے تھی۔ اور جب فوجی قوت سے وہ یہ کام نہ کر سکے تو انہوں نے مسلمانوں کے عقیدے اور ایمان کو تباہ کرنے کے لئے ایسے عقائدِ فاسدہ کا پرچار شروع کیا جن سے خاتم النبیین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور عظمت گھٹے اور مسلمانوں کے دل سے آپ کی محبت ختم ہو جائے اس کے علاوہ عقیدۂ ختم نبوت کو بھی متنازعہ مسئلہ بنایا گیا۔ باطل اور گستاخ فرقوں کو فروغ دینے کے لئے فنڈز اور اسلحہ فراہم کیا گیا۔ جھوٹے مدعیان نبوت کھڑے کئے گئے، اور ان کی ہر طرح سے حوصلہ افزائی کی جانے لگی۔

یہ تھا وہ ماحول جس میں امام احمد رضا نے آنکھ کھولی۔ آپ نے تمام علوم متداولہ عقلیہ و نقلیہ میں کمال حاصل کرنے کے بعد ہر محاذ پر مسلمانوں کی رہنمائی کے فرائض انجام دیئے۔ انہوں نے علوم اسلامی، فقہ اور حدیث کی درس و تدریس بے شمار موضوعات پر تصنیف و تالیف، اور علوم دینیہ کی ترویج و اشاعت کے ساتھ ساتھ ہر میدان میں باطل فرقوں سے جو مکھی لڑائی بھی لڑی۔ اپنی تحریر و تقریر سے عقائدہ باطلہ کا رد کیا۔

امام احمد رضا نے ردِ بدعت و اصلاح رسوم کے لئے عظیم قلمی جہاد کیا۔ گستاخانِ رسول کی تحریروں پر گرفت کی علوم فقہ و حدیث کی ترویج و اشاعت کے علاوہ ان کا عظیم کارنامہ تنقیص رسالت کے فتنے کی بیخ کنی اور ناموس رسالت کے تحفظ کی تحریک ہے

امام احمد رضا نے بڑی فراست ایمانی اور دلائل قرآنی کے ساتھ ان علماء کو جنہوں نے اپنی تحریروں میں ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تنقیص کا نشانہ بنایا تھا، دعوت رجوع دی، ان کو سمجھایا اللہ و رسول کا واسطہ دیا۔ مسلمانوں کے تفرقے کا خوف دلایا۔ تحریری طور پر ان کو ان کی عبارات کی طرف توجہ دلائی، مہینوں ان سے خط و کتابت کی۔ ان کو بالمشافہ گفتگو کی بھی دعوت دی تاکہ ان کی اصلاح کی کوئی صورت نکل سکے اور ان کی گستاخیوں کی وجہ سے مسلمان مزید تفرقوں اور گروہ بندیوں سے بچ سکیں۔ (بلکہ امام احمد رضا کے وصال کے بعد بھی مزید ان کے متوسلین اور معتقدین علماء نے مثلاً ان کے بڑے صاحبزادے حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خاں صاحب صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان علماء اور مصنفین کو جن کی تحریروں سے تنقیص رسالت عیاں تھی دعوت مذاکرات دی) لیکن اس کے باوجود ایسے علماء کا رویہ معاندانہ رہا اور امام احمد رضا کی گرفت کی خفت مٹانے کے لئے ان کے خلاف یہ پروپیگنڈہ کیا جانے لگا کہ وہ متشدد تھے۔ بہت ضدی تھے۔ بات بات پر لوگوں کو کافر کہتے تھے وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ امام احمد رضا کے وہ تمام خطوط جو انہوں نے گستاخ عبارتوں کے مصنفین علماء کو تحریر کئے تھے آج بھی مسودہ کی صورت میں موجود ہیں اور اس زمانے کے بعض اخبارات مثلاً "سوادِ اعظم" مراد آباد کی فائل میں بھی دیکھے جا سکتے ہیں، اس بات پر گواہ ہیں کہ امام احمد رضا نے ان کی اصلاح کی مخلصانہ کوشش میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ رجسٹرڈ خطوط بھیج کر مہینوں ان کے جواب کا انتظار کیا۔ ان کی اصلاح کے لئے تمام عمر کوشاں رہے، بالمشافہ گفتگو کی بھی پیشکش کی مگر جب انہوں نے بالکل توجہ نہ کی اور جواب دینے اور گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اور اپنی انہی کتابوں کو گستاخانہ عبارات کے ساتھ برابر چھپواتے رہے تو امام احمد رضا نے مجبوراً ایک فقیہہ اور مفتی وقت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلام کی حیثیت سے اپنا فرض منصبی ادا کیا اور یہ تھا امام احمد رضا کا خلوص اور ان کی احتیاط کہ جب تک ان کے جواب کی توقع رہی وہ ان کی اصلاح سے مایوس نہیں ہوئے اور انہوں نے ان کے خلاف کوئی فتویٰ صادر کرنے سے گریز کیا، تمام ترکیبیں آزمالیں جب ان کی طرف سے کوئی امید نہ رہی اور انہوں نے تمام دروازے ازخود بند کر دیئے، اپنی متنازعہ کتابوں کی اشاعت بھی جاری رکھی اور مل بیٹھنے پر کسی طرح تیار نہیں ہوئے تو امام احمد رضا کے پاس شرعی فیصلہ صادر کرنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ رہا پھر انہوں نے اپنا دینی، ایمانی اور شرعی فرض ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔

امام احمد رضا نے جن متعدد عبارت پر شرعی گرفت کی ہے ان میں سے صرف دو ملاحظہ ہوں اور آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ یہ عبارات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ سے سوءِ ادب کا پہلو رکھتی ہیں یا نہیں اور ان میں محبوب رب العالمین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں انتہائی گستاخانہ اور جارحانہ زبان استعمال کی گئی ہے کہ نہیں۔

۱ ایک صاحب جو برصغیر پاک و ہند کے ایک بہت بڑے مدرسے کے بانی ہیں اپنی ایک کتاب میں رقمطراز ہیں کہ
"اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

۲ ایک اور صاحب جو اپنے وقت کے بہت بڑے شیخ اور عالم مانے جاتے ہیں اپنے ایک رسالے میں تحریر فرماتے ہیں کہ
"پھر یہ کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں، تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔"

میں نے یہ دو مثالیں مشتے از خروارے پیش کی ہیں تاکہ اہل علم و بصیرت انصاف کی نظر سے دیکھیں۔

پہلی عبارت میں لفظ "بالفرض" پر غور کریں۔ کیا حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے یا آپ کے بعد کسی نبی کی آمد فرض کر لینے سے ختم نبوت کے عقیدے پر ضرب نہیں پڑتی ہے۔ کیا مرزا غلام احمد کذاب کے دعویٔ نبوت کو عبارت مذکور میں بیان شدہ عقیدہ سے تقویت نہیں پہنچی؟ کیا قادیانیت کو اس سے فروغ نہیں ملا؟ کیا اس کے باوجود یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس عبارت کا قائل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ سے وابستہ عقیدۂ ختم نبوت کا منکر نہیں ہوا۔

اس کی مثال تو ایسی ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ بالفرض کسی شخص کی ایک آنکھ پھوٹ جائے تو اس کی بینائی میں کوئی فرق نہیں آئے گا یا مثلاً یہ کہا جائے کہ بالفرض زید کی ایک ٹانگ ٹوٹ جائے تو اس کی چال میں کوئی فرق نہیں آئے گا ہر معمولی سوجھ بوجھ والا شخص بھی یہ کہے گا یہ بالکل لغویات ہے۔ اسی طرح دوسری عبارت پر غور فرمائیں تو اس میں بھی جارحیت اور گستاخی کا عنصر صاف نظر آتا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کی نسبت کے اعتبار سے ایک نہایت قبیح گفتگو جھلکتی ہے مثلاً اگر کوئی شخص کسی ملک کے صدر یا حاکم کے متعلق یہ جملہ لکھے کہ فلاں صدر صاحب کی ذات پر صدارت کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس صدارت سے مراد کائنات کے کل خطے پر صدارت مراد ہے یا بعض خطے پر، کل پر تو عقلاً نقلاً محال ہے اگر بعض پر مراد ہے تو اس میں فلاں صدر صاحب کی ہی کیا تخصیص ہے ایسی صدارت تو زید و عمر کو اپنے گھر میں بلکہ ہر الو کو اپنے گھونسلہ پر، ہر گدھے کو اپنے کھونٹے پر اور ہر لومڑی کو اپنے بھٹ پر حاصل لہٰذا سب کو جناب فلاں صدر صاحب کی طرح صدرِ مملکت کہا جائے۔

اب ذی علم حضرات بتائیں کہ اس عبارت سے صدر مملکت کی توہین ہوتی ہے یا نہیں ؟ کیا اس میں تاویل کی کوئی گنجائش ہے ؟
میں ملت اسلامیہ کے ہر ذی شعور فرد سے جو شفیع المذنبین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور ان کی نسبت اور تعلق کو کائنات و مافیہا سے بھی افضل سمجھتا ہے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہر قسم کے تعلقات و تعصبات سے بالاتر ہو کر فیصلہ کرے کہ وہ بارگاہ قدس جس میں گفتگو اور حاضری کے آداب قرآن مجید فرقان حمید یوں تعلیم کرتا ہے۔

(۱) لاتقولو راعنا وقولوا انظرنا

(۲) لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاءِ بعضکم بعضاً

اس انداز تحریر اور طرز تخاطب کے لائق ہے ؟ قسم ہے آپ کو پروردگار عالم کی کیا آپ میں سے کوئی شخص یہ انداز گفتگو اپنے استاد مرشد و والد یا کسی دوسرے لائق احترام بزرگ کے ساتھ اپنانے کی جرأت کرے گا ؟ یہاں آپ یہ نہ دیکھیں کہ بات کس نے کہی ہے یا تحریر کس نے لکھی ہے بلکہ یہ دیکھیں کہ کہا کیا اور لکھا کیا گیا ہے امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے گستاخان رسول کی گرفت فرما کر صرف ایک فقیہہ اور امام وقت کا فریضہ ہی نہیں انجام دیا بلکہ ایک سچے مومن اور عاشق رسول ہونے کا ثبوت دیا اور توہین رسالت کے فتنہ کا سدّ باب کر کے مسلمانوں پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔ اس کا اعتراف ان کے معاصر موافق و مخالف تمام علمائنے کیا کہ وہ ایک سچے عاشق رسول تھے۔ انھوں نے امت مسلمہ کو یہ سبق دیا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے سلسلہ میں ایک مسلمان کسی قسم کی مصالحت پر آمادہ نہیں ہوسکتا اس لئے کہ دنیا و آخرت میں اگر کوئی چیز سب سے عزیز ہو سکتی ہے تو وہ محبت رسول اور نسبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنی اس عزیز ترین متاع کی ہر صورت میں حفاظت کریں اور ہر شخصیت کو خواہ وہ کوئی ہو اور کتنی ہی بڑی ہو اسی مرکز ثقل اور کعبہ انجذاب یعنی ذات اقدس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق کی کسوٹی پر پرکھیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے اس عظیم محسن کی قبر پر اپنی ہزاروں، لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین)

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے ۔ سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

" جب اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ احسان فرمایا کہ آفتاب معرفت کا نور اس آسمان صفا سے جسے استوار کاری لازم ہے، مجھے اعلانیہ نظر آیا، وہ ذات گرامی جس کے افعال حمیدہ اس کے آثار فضیلت کے آئینہ دار ہیں اور کیوں نہ ہو، وہ تو آج دائرۂ علوم کا مرکز ہے اور ملت اسلامیہ کے آسمان علوم کے ستاروں کا مطلع ہے، مسلمانوں کا یار و مددگار اور راہ یابوں کا نگہبان و محافظ دلائل و براہین کی تیغ برّاں سے گمراہوں اور بے دینوں کی زبانیں کاٹنے والا، منارۂ نور ایمان کا بلند کرنے والا حضرت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ۔

morphy richards
Washing Machines

Double cleaning action for a cleaner wash without tangles.

TECHnique 6000
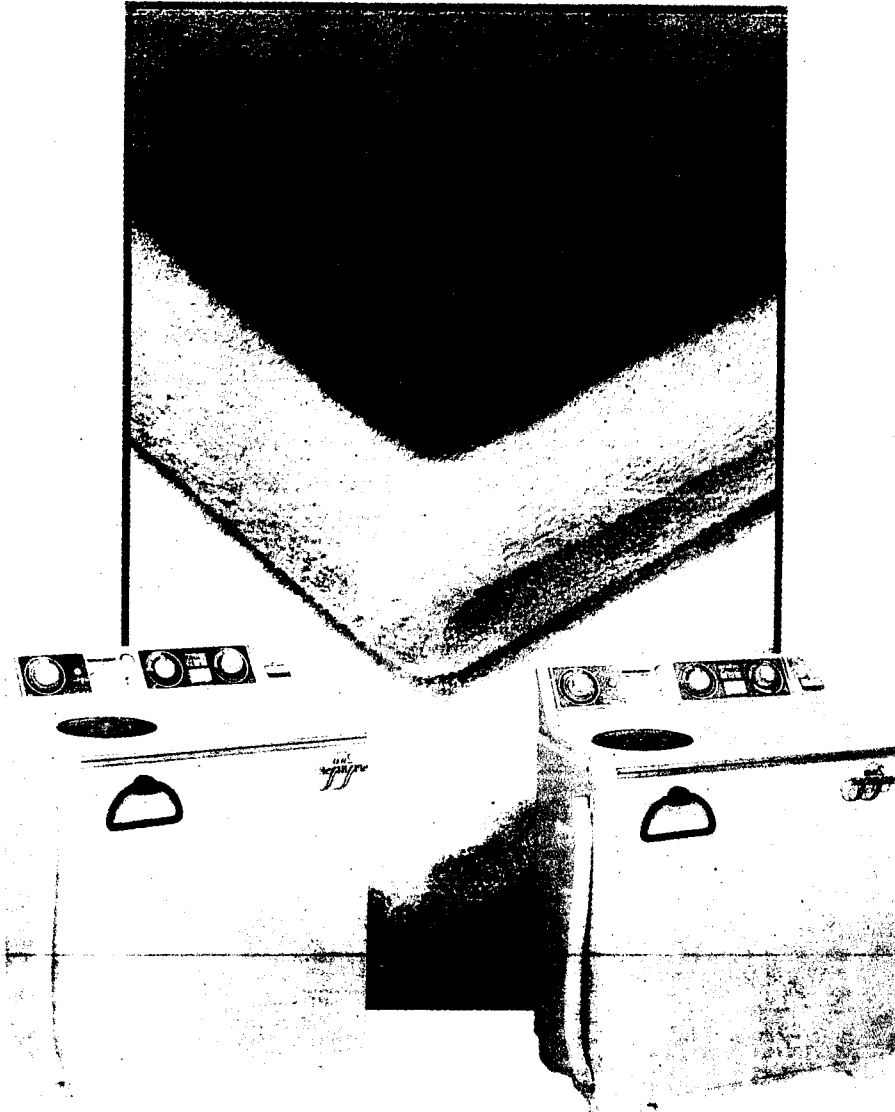
morphy richards Washers - the best friend a housewife ever had.
One of the Leading Brand in England

انسان کی تن دُرستی کا زیادہ تر انحصار معدے اور جگر کی صحت مند کارکردگی پر ہے۔ اگر نظامِ ہضم درست نہ ہو تو دردِ شکم، بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن، گرانی یا بھوک کی کمی جیسی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں جس کے سبب غذا صحیح طور پر جُزوِ بدن نہیں بنتی اور صحت رفتہ رفتہ متاثر ہونے لگتی ہے۔

پاکستان اور دنیا کے بہت سے ممالک میں ہمدرد کی کارمینا پیٹ کی خرابیوں کے لیے ایک مؤثر نباتی دوا کے طور پر شہرت رکھتی ہے۔ چونکہ یہ ہر گھر کی اہم ضرورت ہے اس لیے ہمدرد کی تجربہ گاہوں میں اس کی افادیت پر ہمہ وقت تحقیق و تجربات کا عمل جاری رہتا ہے۔ نئی کارمینا اسی تحقیق کا حاصل ہے۔ نئی کارمینا

کو پودینے کے جوہر اور دیگر مفید و مؤثر اجزا کے اضافے سے زیادہ قوی، پُرتاثیر اور خوش ذائقہ بنا دیا گیا ہے۔
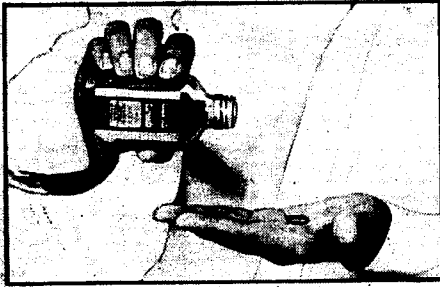
نئی کارمینا نظامِ ہضم کو بیدار کرنے، معدے اور آنتوں کے افعال کو منظم و دُرست رکھنے میں زیادہ کارگر ہے۔

بچوں، بڑوں سب کے لیے مفید

تحقیق، رُوحِ تخلیق ہے

Adarts CAR- 4/88

نعتیہ شاعری

۱

مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پروفیسر
سحر انصاری
شعبہ اردو
جامعہ کراچی
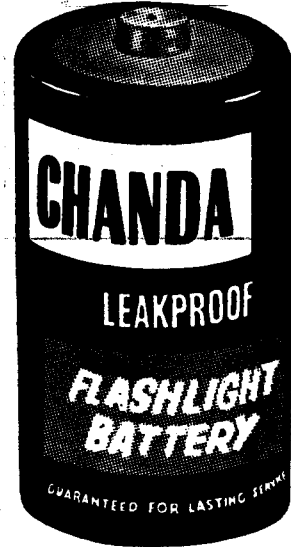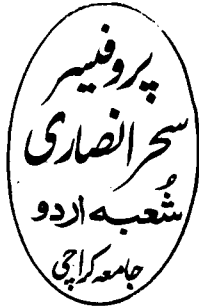
حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کی شناخت بن کر ساری دنیا میں اس طرح شہرت حاصل کر چکے ہیں کہ تمہیداً بھی اب کسی تعارف و تبصرے کی ضرورت نہیں۔ لیکن علم کا خاصہ ہے کہ وہ مسلّمات کو بھی اپنے عہد کے مزاج اور شعور کے مطابق پرکھتا ہے اور اپنے نئے حوالے سے ان کا تعین کرتا ہے اور انسانی ذہن کو مائل کرتا ہے اسی لئے نادرِ عصر اور نابغۂ روزگار شخصیات کے کردار و افکار کو دہرایا جاتا ہے کہ اس طرح زندگی کا حرکی و نامیاتی تسلسل نہ صرف قائم رہے بلکہ ارتقائی منازل کی سمت گامزن نظر آئے۔ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ایک متبحّر عالم ایک عبقری شخصیّت اور عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ علوم قدیمہ و جدیدہ میں سے شاید ہی کوئی شعبۂ علم ہو جس پر آپ کو مکمل طور پر فوقیت حاصل نہ ہو ساتھ ہی ساتھ آپ کی زندگی کا یہ پہلو بہت اہم ہے کہ آپ کی دانش و علم کا محور عبادت گاہیں اور مدرسے ہی نہیں تھے بلکہ آپ کی نگاہ برصغیر پر ہی نہیں بلکہ پوری دُنیا کی سیاست پر بھی تھی اور تہذیب کے تغیّرات کو بھی آپ نے صحیح تناظر میں دیکھ کر ایسے نتائج مرتب کئے جو غور و فکر کرنے والوں کی ہمیشہ رہنمائی کرتے رہیں گے۔

کسی عالم باعمل کا ایسا شاندار علمی پس منظر ہو اور اس کے حصّے میں ایک ہزار کے قریب تصانیف آئی ہوں تو وہ شاعری جیسے فن کو اختیار کرنے میں شاید عار محسوس کرے۔ لیکن حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرف توجہ دے کر خود شاعری کے فن کو اعتبار بخش دیا اور خود ایک منزل مقرر کر دی۔ آپ ایک حقیقی اور فطری شاعر تھے اور ان تمام اوصاف سے متصف تھے جو کہ اعلیٰ شاعری کے لئے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ تاہم یہ امر واضح رہے کہ آپ کی منزل نہ شاعری تھی اور نہ فنِ سخن کی آبیاری۔ آپ نے تو عشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کیفیاتِ قلبی کے اظہار کے لئے مدینے میں غزل خوانی کا شیوہ اختیار کیا تھا۔

حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا پیام اور طرزِ کلام بھی اپنے معاصرین سے مختلف تھا۔ آپ نے نعتیہ شاعری اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و فضائل ہی سے سروکار رکھا اور اسی میں شاعری کے ایسے نادر نمونے پیش کئے کہ ان کی مثال ملنی مشکل ہے اس ضمن میں قصیدے "تہنیتِ اسریٰ" (قصیدۂ معراجیہ) کو دیکھئے۔ ہر مصرعہ اوّل ذو قافیتین ہے۔ اور ہر پہلے مصرعے کا قافیہ حروفِ تہجی کے اعتبار سے کہا گیا ہے۔ "الف" سے "یا" تک سارے قافیے بجائے تدریجی تسلسل کے ساتھ آتے ہیں۔ اس کا ثانی اردو شاعری میں میری نظر سے نہیں گزرا اور اس پُر لطف یہ ہے کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ شاعری اور فن کی داد سے بے نیاز بھی رہے اسی قصیدے کے مقطع میں فرماتے ہیں۔

ثنائے سرکار ہے وظیفہ، قبولِ سرکار ہے تمنّا
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا روی تھی کیا کیسے قافیے تھے

اس قصیدے میں جذبات و کیفیات کے ساتھ ساتھ بعض اشعار ایسے بھی ہیں جن میں علم، ہندسہ، ریاضی، فلسفہ و کلام کے نکتے باندازِ شاعری پیش کئے ہیں فرماتے ہیں۔

کمانِ امکاں کے جھوٹے نقطو! تم اوّل و آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

محیط کی چال جیسی نادر شاعرانہ ترکیب ادا کر کے اعلیٰ حضرت نے شاعری اور علم ہندسہ دونوں کے امتزاج کی ایک نادر صورت پیدا کر دی ہے اور پیرائے بیک وقت منطقی و استدلالی بھی ہیں اور جمالیاتی و شاعرانہ بھی۔

حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے جذبۂ نعت گوئی اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیات کو دیکھئے تو اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ نے اپنے علم اور کشف سے جو کچھ معلوم اور محسوس کیا اس کے اظہار میں کس قدر احتیاط برتی نظم و نثر میں جا بجا آپ نے اپنے مسلک نعت گوئی کی وضاحت کر دی ہے اور نعتیہ شاعری کو احکام شریعت سے متصادم نہیں ہونے دیا۔

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ ۔ بیجا سے ہے المنّۃ للہ محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی ۔ یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی نعتیہ شاعری جذبہ و عقیدت کے ایک حسین مرقعے کے علاوہ لسانی اعتبار سے بھی ایک علیحدہ مطالعے کی طرف مائل کرتی ہے۔ عربی، فارسی پر اس قدر دسترس ہونے کے باوجود آپ نے کلام کو کہیں بوجھل نہیں ہونے دیا۔ اکثر مقامات پر عام بول چال کی زبان، عام محاورے اور الفاظ بڑی خوبی سے استعمال کئے ہیں۔ اشعار میں لہجے کا ایک خاص التزام ہے جس کو برقرار رکھے بغیر کلام کا لطف اٹھانا اور مضامین کے نکات کو پانا ممکن نہیں ہے۔ لسانی اعتبار سے آپ کی وہ نعت جس میں عربی، فارسی، ہندی اور اردو کا بے ساختہ رچاؤ ہے ایک غیر معمولی جمالیاتی و وجدانی کیفیات اجاگر کرتا ہے اور قلب و ذہن کو وجد اور سرمستی میں مبتلا کر دیتا ہے

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے نعتیہ شاعری کو دو بڑی سطحوں کے مابین رکھا۔ شریعت و طریقت، خواص و عام، عالمانہ شان اور عام فہم پیرایۂ عقل اور عشق، اس سے ایک طرف تو وہ افراد آپ کے کلام سے پوری طرح مستفیض ہوتے ہیں جو علم اور لسانی ندرتوں کو عزیز رکھتے ہیں اور دوسری طرف وہ گروہ بھی فریفتہ نظر آتا ہے جو شاید پوری طرح آگاہ بھی نہ ہو۔ چنانچہ آپ کا یہ بے مثال سلام جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و فضائل، تعلیمات و برکات کا ایک حسین امتزاج ملتا ہے۔ خواندہ ناخواندہ، خواص و عام سب میں یکساں مقبول ہے اور سرزمین مغرب پر بھی اسی طرح گونجتا ہے جس طرح محافل مشرق میں۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ۔ شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

آپ نے نعت گوئی کو ایک منفرد لب و لہجہ دیا ہے وہ اشعار بھی جس میں براہ راست نعتیہ مضامین نہیں آئے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ذاتِ صفات کی تجلّی سے منور نظر آتے ہیں۔ سادہ بیانی اور لب و لہجہ کی انفرادیت اس پر مستزاد ہیں۔

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف اُن کی رسائی ہے
گر اُن کی رسائی ہے تو جب تو بن آئی ہے

مجموعی طور پر حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی نعتیہ شاعری عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آئینہ داری کرتی ہے ایک ایک لفظ میں محبت شیفتگی اور فریفتگی ہے۔ لیکن پاسِ ادب ہر جگہ ملحوظ ہے عشقیہ کیفیات کے ساتھ ساتھ کردار و سیرت کو سنوارتے بہتر انسان اور بہتر مسلمان بننے، دنیا کی حرص و ہوس سے دُور رہنے فریبِ حیات سے نکل کر ایک ابدی حقیقت سے ہمکنار ہونے کے مضامین بھی آپ کی نعتیہ شاعری میں کثرت سے ملتے ہیں۔ خودداری استغنا، بے نیازی، قناعت و توکل اور ایک در کا گدا بنے رہنے کا اعزاز حضرت رضا کی نعت گوئی کا حاصل ہے۔

کروں مدح اہلِ دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

آپ کی نعتیہ شاعری کے مطالعے سے جہاں ذوقِ شاعری اور لطفِ سخن کا سامان فراہم ہوتا ہے وہیں افکار و جذبات کی تربیت کا پہلو بھی نکلتا ہے لیکن ہر جگہ شاعری کی لطافتیں اور نزاکتیں غالب رہتی ہیں۔ کہیں بھی وعظ و نصیحت کا پیرایہ نہیں، دراصل یہ کلام سرسبز ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وارداتِ روحانی کا ہے۔ جس کو اس کے سیاق و سباق میں پڑھنے سے ایک سرور حاصل ہوتا ہے۔ اور پڑھنے والا خود کو اس وارداتِ روحانی میں شریک محسوس کرنے لگتا ہے۔ اور آپ ہی کے الفاظ میں یوں دادِ سخن دیتا ہے۔

اے رضا جانِ عنادل ترے نغموں کے نثار
بلبلِ باغِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

مولانا کلیم الرّحمٰن رضوی

امام احمد رضا فاضل بریلوی اور ترجمۂ قرآن کی خصوصیات

امام احمد رضا اپنے وقت کے جیّد عالم تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں بیک وقت بہت سی خصوصیّات کو جمع فرما دیا تھا ایک طرف آپ بہترین فقیہہ تھے۔ تو ساتھ ہی آپ اعلیٰ درجے کے ادیب اور شاعر بھی تھے۔ آپ کی نظر علم تفسیر و تاویل اور احادیث نبوی پر بہت گہری تھی اور آپ کی علمیّت اور اصابت رائے کے اپنے ہی نہیں بلکہ بیگانے بھی قائل تھے۔ آپ کی سب سے بڑی اور امتیازی خصوصیّت "عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔ ساری زندگی آپنے مدح رسولؐ میں صرف کی اور اس کا زندہ ثبوت آپ کا وہ نعتیہ کلام ہے جو "حدائق بخشش" کے نام سے کتابی شکل میں طبع ہوا ہے۔ آپ مدح رسول کو اپنی زندگی کا حاصل قرار دیتے ہیں اور اصحاب ثروت کی مدح سرائی کو فضول فرماتے ہیں۔

کروں مدح اہلِ دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا = میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

آپ کی ساری زندگی جہاد بالقلم میں صرف ہوئی اور جس مسئلہ پر قلم اٹھایا۔ اس کو عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کیا۔ اور بغیر کسی کی پرواکئے جس بات کو حق سمجھا اس کو برملا کہا متحدہ برصغیر میں دو ہی مکتب فکر علماء تھے دیوبندی یا اہلسنت۔ آپ علماء اہل سنت کے قائد تھے۔ چونکہ جانبین سے تنقید ہوتی تھی۔ اس واسطے امام احمد رضا کا قلم بھی اس میدان میں خوب چلتا تھا۔ آپ نے دیوبندیوں کے جواب میں کثیر تعداد میں رسائل لکھے اور خوب لکھے۔

آپ کی تصانیف میں بعض کتابیں عربی میں ہیں اور ان میں الدولۃ المکیہ بہترین کتاب ہے اور اکثر اردو میں ہیں۔ فقہ میں فتاویٰ رضویہ اپنا جواب آپ ہے اور اس کے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت کی نظر فقہی جزئیات پر کتنی وسیع تھی۔ اسی طرح جب کسی اختلافی مسئلہ پر بحث کی ہے تو دل کھول کر دلائل دیئے ہیں "سبحٰن السبوح" "الامن والعلیٰ" "خالص الاعتقاد" وغیرہ قابلِ دید کتابیں ہیں۔ اور حضرت کی علمیّت پر بہترین شاہدِ عدل ہیں۔

ترجمہ قرآن: حضرت کا سب سے بڑا کارنامہ "ترجمۂ قرآن" ہے کاش ایسا ہوتا کہ آپ نے جس عمدگی کے ساتھ ترجمہ فرمایا اس پر حواشی بھی لکھتے لیکن قدرت کو یہی منظور تھا۔ اب میں آپ کے ترجمۂ قرآن سے چند خصوصیات کا ذکر کروں گا۔ جن کو ترجمۂ قرآن بین السطور میں ادا کرنا حضرت کا ہی حق ہے اور حق یہ ہے کہ آپ نے ترجمہ قرآن کا حق ادا کر دیا ہے۔ جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں۔ کہ امام احمد رضا کو سرورِ کائنات علیہ التحیہ والتسلیمات کی ذات پاک سے والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ آپ نے مقامِ رسالت کے احترام کو ترجمہ قرآن میں بھی پورا پورا ملحوظ رکھا ہے اور جہاں کہیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہوا ہے۔ ترجمہ میں ادب و محبت کو سمو دیا ہے۔ مثلاً اَلَمْ تَرَ سورہ فیل کے پہلے الفاظ کا ترجمہ عام طور پر مترجمین حضرات نے کیا ہے۔ "کیا تو نے نہ دیکھا" لیکن امام احمد رضا کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے۔ "اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا" اسی طرح قرآن مقدس میں لفظ "قل" کا ترجمہ عام طور پر "کہو" سے کیا گیا ہے۔ مگر امام احمد رضا نے شانِ فصاحت و بلاغت قرآن کا پورا خیال رکھ کر ادب نبوی کا حق بھی ادا کر دیا ہے۔ ترجمہ کرتے ہیں "تم فرماؤ" پارہ چوتھا سورۃ آل عمران کے ان الفاظ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ کا ترجمہ کتنا صحیح اور دلکش ہے "جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے" یہ اور اس طرح کی بیشمار آیات کے ترجمہ کو پیش کیا جا سکتا ہے کہ حضرت اعلیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و توقیر کا پورا پورا خیال رکھا ہے۔ اور ہر مسلمان پر آنحضرت کی توقیر کا خیال رکھنا اسی طرح فرض ہے جس طرح نماز و روزہ فرض ہے بلکہ یہ فرض تمام فرائض سے زیادہ اہم ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" جو کسی نے کہا ہے تو اس کا مفہوم صرف کسی ایک وصف میں ہی نہیں بلکہ جمیع اوصاف عالیہ میں آنحضرت کا مقام یہی ہے مثلاً علم میں "بعد از خدا" اگر کسی کا علم جامع اور کامل ہے تو وہ حضور کا علم ہے۔ خدا کے بعد اگر کوئی سب سے زیادہ قابلِ تعظیم ہے۔ تو وہ آپ کی ذات ستودہ صفات ہے۔ خدا کے کلام کے بعد اگر کسی کے کلام کا مرتبہ ہے تو وہ آپ کا کلام ہے۔ کتاب الٰہی کے بعد اگر کوئی چیز حجت اور سندِ دین میں ہو تو وہ صرف آپ کی سنتِ مطہرہ ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو صرف شریک فی الالوہیت نہیں ٹھہرایا۔ باقی تمام کمالات جو تصور کئے جا سکتے ہیں۔ وہ سب آپ کو دیئے گئے۔

امام احمد رضا کے "عشق رسول" صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلکیاں ان کے ترجمۂ قرآن میں جگہ جگہ نظر آتی ہیں اور ادب و آدابِ رسالت و الٰہی کو کسی مقام پر بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اور آپ کی جمیع تصانیف خاص کر ترجمہ قرآن کا اسلوب و انداز کافی ہے اس دعوے کے ثبوت کے لئے سب سے بڑا شاہد ہے۔ سورۃ النجم کی پہلی آیت "والنجم اذا ھویٰ" کا ترجمہ کیا ہے۔ "اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترا" حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ نے حاشیہ میں ان احتمالات کو بیان کر دیا۔ جو النجم کے لفظ سے نکلتے تھے۔ مثلاً بعض نے ثریا بعض نے نجوم اور بعض مفسرین نے قرآن مراد لیا ہے۔ لیکن امام احمد رضا نے ان مفسرین کی تاویل کو اختیار فرمایا جنہوں نے نجم سے مراد سرورِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لیا ہے سورۃ الرحمٰن کی پہلی آیات کے معانی پر غور کیجئے۔ دیگر مترجمین نے عام ترجمہ کیا ہے۔ لیکن امام احمد رضا کی بصیرتِ علمی کہاں پہنچی اور دریائے علم سے کیسے موتی لے کر آئی۔ آیات اور اُن کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ کا بیان انہیں سکھایا ہے۔ کس خوش اسلوبی سے ترجمہ کیا ہے۔ چونکہ عام ترجموں سے یہ ترجمہ ذرا اپنے رنگ میں ادا کیا گیا ہے۔ ممکن ہے کسی کو شک ہو۔ اس لئے میں چند اشارات کئے دیتا ہوں خلق الانسان میں الف لام عہد خارجی ہے اور اس سے فرد کامل مراد ہوتا ہے اور نوع انسانی میں فرد کامل چونکہ سرورِ انبیاء ہیں اس لئے انسان سے مراد آنحضرت کی ذات کو لینا عین اصول گرامر کے مطابق ہے اسی البیان پر الف لام استغراقی ہے اور باستغراق کا عموم "بیان" کی جمیع اقسام کو حاوی ہو گا۔ اور اسی اصولی وجہ کو سامنے رکھ کر امام احمد رضا نے ترجمہ میں مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

ان گذارشات سے یہ اندازہ لگانا کوئی مشکل کام نہیں کہ امام احمد رضا بہترین مفسر اور اعلیٰ درجے کے محدث اور فقیہہ تھے۔ اور ان کا سینہ "عشق رسول" سے منور تھا۔ اور اگر یہ عربی مقولہ سچ ہے اور بظاہر کوئی وجہ بھی اس کے غلط ہونے کی نظر نہیں آتی کہ "یترشح من الاناء ما فیہ" یعنی برتن سے وہی کچھ نکلتا ہے۔ جو اس میں ہو۔ تو پھر مجھے یہ کہنے میں کوئی خوف نہیں کہ امام احمد رضا کی جمیع تصانیف "محبت رسول" کی آئینہ دار ہیں۔ اور جو شخص بھی امام احمد رضا کی تصنیفات کا مطالعہ خالی الذہن ہو کر کرے گا۔ میرے اس دعوے کی ان شاء اللہ تائید کرے گا

حضرت مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

از مارمیدۂ بہ لحد آرمیدۂ = خواب تو خوش کلفت یاراں نہ دیدۂ

اُن کے لئے آنکھیں روتی ہیں، اُن کے لئے دل روتے ہیں، اُن کے لئے زمین و آسماں روتے ہیں۔ بیشک عالم کی موت عالَم کی موت ہے پیچھے مُڑ کر دیکھتے ہیں تو یُوں محسوس ہوتا ہے کہ قیامت گزر گئی، ہاں ؎

دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز — پھر ترا وقتِ سفر یاد آیا

اللہ اللہ! کیسے کیسے اکابر علمائے اہلسنت اُٹھ گئے" صد حیف" ع

خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں

ایک ایک کر کے جانے والے چلے گئے، اُن کی یادیں دل کا داغ بن کر رہ گئیں اور ہاں ع

اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

حضرت علامہ مولانا مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ یادگارِ سلف اور افتخارِ خلف تھے وہ امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے خانوادۂ عالیہ کے چشم و چراغ تھے۔ اُن کے پردادا مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ، امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے دادا تھے۔ رجب ۱۳۲۵ھ / اگست ۱۹۰۷ء میں آستانہ عالیہ رضویہ، بریلی میں اُن کی ولادت ہوئی، شہرۂ آفاق مدرسہ عالیہ رام پور اور دار العلوم منظرِ اسلام، بریلی میں تعلیم حاصل کی اور وہیں سے انھوں نے درسِ نظامیہ سے فارغ ہو کر سند حاصل کی، اُن کے اساتذہ میں امام احمد رضا خاں بریلوی، مولانا حامد رضا خاں بریلوی، مولانا امجد علی اعظمی اور مولانا حسنین رضا خاں بریلوی جیسے اکابر علما شامل تھے۔ امام احمد رضا خاں بریلوی نے آپ کو شرح جامی کا خطبہ پڑھایا تھا، یہی خطبہ مناظرِ اسلام، محدثِ کبیر مولانا محمد سردار احمد علیہ نے آپ سے پڑھا اور بہت سے علما نے بھی پڑھا۔

تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد دار العلوم منظرِ اسلام، بریلی میں مدرس ہوئے، اس دار العلوم میں وہ نائب مہتمم اور مہتمم بھی رہے۔ اس کے علاوہ وہ جامعہ نظامیہ حیدر آباد دکن اور الہ آباد یونیورسٹی کے ممتحن بھی رہے۔ انھوں نے الہ آباد یونیورسٹی میں علومِ شرقیہ کے امتحانات کا سلسلہ شروع کرایا۔ ۱۳۷۱ھ / ۱۹۵۱ء میں وہ پاکستان تشریف لائے، کراچی رہے پھر ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۲ء میں پیر جو گوٹھ (خیر پور، سندھ) چلے گئے۔ جہاں ۱۹۵۲ء ہی میں جامعہ راشدیہ کا افتتاح ہوا جس کے وہ پہلے شیخ الحدیث ہوئے اور تاحیات اس منصب پر فائز رہے۔ سندھ کے مشہور بزرگ پیر پگارا نے بھی آپ سے علمی استفادہ کیا، وہ آپ کو بڑی قدر و منزلت سے دیکھتے تھے۔ حضرت علامہ مولانا مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ نے ساٹھ سال تک تدریس کے فرائض انجام دیئے اور ایک عالم کو سیراب کیا۔ حق یہ ہے کہ جس نے اتنے طویل عرصے دین کی خدمت کی اُس نے دنیا و آخرت میں سب کچھ کما لیا اور ایک ایسی کھیتی لگا دی جو ہمیشہ ہمیشہ ہری بھری رہے گی اور اس کے ثمرات سے لوگ مستفید ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ! حضرت علامہ علیہ الرحمہ کے تلامذہ میں مولانا محمد خوشتر صدیقی (ڈربن، جنوبی افریقہ) مفتی رجب علی (مفتی ریاست نان پارہ، بھارت) مفتی اعجاز ولی خاں (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ، لاہور) وغیرہ شامل ہیں۔ بکثرت تلامذہ پاک و ہند کے طول و عرض اور بیرونی ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔

حضرت علامہ مولانا تقدس علی خاں علیہ الرحمہ سلسلۂ قادریہ میں امام احمد رضا خاں بریلوی سے بیعت تھے اور چاروں سلسلوں میں اُنھیں سے اجازت و خلافت حاصل تھی، اس کے علاوہ حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ سے بھی بعض اجازات حاصل تھیں۔ حضرت علامہ علیہ الرحمہ، امام احمد رضا کے فرزند معنوی تھے تو اُن کے فرزند اکبر حضرت حجۃ الاسلام کے فرزند نسبتی (داماد) خانوادۂ امام احمد رضا سے یہ روحانی، علمی اور نسبی نسبتیں کچھ کم نہ تھیں۔

حضرت علامہ علیہ الرحمہ نے ملک میں چلنے والی مختلف تحریکوں میں حصّہ لیا۔ چنانچہ انھوں نے آل انڈیا سنّی کانفرنس، مرادآباد تحریک پاکستان تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفےٰ وغیرہ میں بھرپور حصّہ لیا اور ۱۶، ۱۷، ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو ہونے والی کل پاکستان سنّی کانفرنس (منعقدہ ملتان) کے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ یہ کانفرنس اپنی نوعیت کی واحد کانفرنس تھی، پاکستان کی تاریخ میں جس کی مثال نہیں ملتی، اہل سنت کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا جس نے دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈال دیا۔

حضرت علامہ علیہ الرحمہ کے دل میں اسلام اور مسلمانوں کا درد تھا۔ وہ سچے عاشق رسول تھے۔ ۱۳۶۹ھ / ۱۹۴۹ء میں انہوں نے ہندوستان سے پہلا حج کیا، پھر ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء میں پاکستان سے دوسرا حج کیا، اس کے بعد ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں تیسرا حج کیا اور ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء سے برابر بارہ سال تک رمضان المبارک میں عمرہ اور زیارت حرمین شریفین کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے رہے آپ نے بغداد شریف، کربلائے معلیٰ، نجف اشرف وغیرہ کی بھی زیارت کی۔

آپ کے فضائل و خصائل کیا بیان کئے جائیں۔ آپ بلند پایۂ مفسر، محدّث اور فقیہ تھے۔ شہرت و ناموری اور صلہ و ستائش سے بے نیاز۔ دین خدمت میں سرشار۔ سادہ گفتار، سادہ لباس، شگفتہ مزاج، سراپا شفقت و کرم۔ علم دوست، محبت نواز، بے نفس بے تکلّف، سراپا اخلاص۔ مرنجاں مرنج، صاف دل، صاف گو۔ کن کن خوبیوں کا ذکر کیا جائے؟ وہ صفات حسنہ کا ایک حسین گلدستہ تھے۔ اُن کی صحبت میں بیٹھنے والا کبھی نہ اکتاتا، خوش رہتے اور خوش رکھتے، مصائب کو خندہ پیشانی سے سہنا کوئی اُن سے سیکھے۔ ایسے عظیم انسان کا اٹھ جانا کوئی معمولی سانحہ نہ تھا، اُن کی جدائی ہر دل کا داغ بن کر رہ گئی۔ ۲۲ر فروری ۱۹۸۸ء کو کراچی میں وصال فرمایا۔ ع

اک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ! دنیائے سنیت میں صفِ ماتم بچھ گئی، آنکھیں اشکبار، دل فگار۔ نمازِ جنازہ جامع مسجد آرام باغ (کراچی) میں حضرت علامہ مفتی وقار الدین صاحب مدظلہٗ العالی نے پڑھائی پھر دوسرے دن ۲۳ر فروری کو پیر جو گوٹھ (خیرپور، سندھ) میں نمازِ جنازہ ہوئی جہاں آپ نے اپنی زندگی کے آخری ۳۶ سال گزارے تھے۔ شہر میں سارا کاروبار اور دکانیں بند ہو گئیں لوگ نمازِ جنازہ کے لئے اُمنڈ پڑے، نمازِ جنازہ حضرت علامہ مفتی محمد رحیم سکندری مدظلہٗ العالی نے پڑھائی اور جسد اطہر کو آخری آرام گاہ میں اتار دیا گیا۔

مثلِ ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا = نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا

حضرت علامہ مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ کی وفات حسرت آیات پر علماء و مشائخ کے علاوہ وزیر اعظم پاکستان، وزراء اسمبلی کے ممبروں اور عمائدین نے تعزیتی بیانات جاری کئے۔ اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں مثلاً اخبار جنگ، مشرق، نوائے وقت امن، ڈان اور مارننگ نیوز وغیرہ۔

حضرت علامہ علیہ الرحمہ کی اہلیہ محترمہ تو پہلے ہی وصال فرما چکی تھیں، بہن بھائیوں میں صرف ۲ بہنیں سوگوار ہیں، اولاد میں کوئی نہیں ہاں اُن کے بے شمار تلامذہ اُن کی معنوی اولاد ہیں ساٹھ سال کے طویل عرصے میں جن کی آپ تربیت فرماتے رہے۔ حضرت علامہ علیہ الرحمہ بادِ بہاری کی طرح آئے، کلیاں چٹکیں، پھول کھلے، پھر وہ چلے گئے۔

نہ پیوستم دریں بُستاں سرا دل = ایں و آں آزادہ رفتم
چو بادِ صبح گرد مے چند = گلاں را آب و رنگے دادہ رفتم

حضرت علامہ مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ کے وصال پر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا آپ کے متعلقین و متوسلین کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ ہم سب کا غم ہے اور سب ایک دوسرے کے غم میں شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ مولائے کریم حضرت علامہ علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہ وازواجہ واصحابہ وسلم۔

ایک گوناگوں شخصیت

الحاج حبیب احمد (مرحوم)

الحاج حبیب احمد صاحب ایک بلند پایہ صنعت کار ہونے کے علاوہ ایک قد آور سماجی کارکن بھی تھے۔ آپ کی بطور صنعت کار کامیابیوں نے آپ کے جذبۂ ایثار اور خدمتِ عوام کی لگن کو مزید جلا بخشی۔ اور آپ نے پاکستان کی بہت سی فلاحی انجمنوں کی سرپرستی فرمانا شروع کر دیا۔ یہ آپ کا خدمتِ ملّی اور دینی کا جذبہ ہی تھا کہ آپ نے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی مصروفیات میں بھی دلچسپی لینا شروع کیا اور بہت جلد وہ اس کے ایک بہت ہی فعال سرپرست کی صورت میں سامنے آئے۔

آپ میں یہ جذبہ اور احساس ہمہ وقت موجود رہتا تھا کہ وہ کسی طرح اسلام کی سربلندی۔ بیواؤں۔ یتیموں اور ناداروں کی حاجت روائی کے لئے کچھ نہ کچھ کرتے رہیں۔ جہاں تک مالی اعانت کا سوال ہے تو ہم میں سے ہر شخص اس بات کا شاہد ہے کہ ان گنت دینی، ادبی اور فلاحی ادارے آپ کی وفات کے باعث ایک عظیم مخلص سرپرست سے محروم ہو گئے ہیں اور خود کو تنہا محسوس کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ ذاتی طور پر آپ جن لوگوں کی مالی امداد کیا کرتے تھے ان کی تعداد کا علم تو صرف خدا ہی کو ہے۔

ایک طرف آپ کی بے پناہ سماجی اور دینی مصروفیات تھیں تو دوسری طرف آپ کے جوہر آپ کے زیرِ انتظام چلنے والے اداروں کی دن بہ دن ہونے والی ترقی سے بڑے نمایاں ہوتے ہیں۔ آپ ایک دور اندیش تاجر، سخت اصول پسند منتظم اور ذاتی طور پر انتہائی خوش مزاج۔ حلیم الطبع، خلیق اور ملنسار شخصیت کے مالک تھے۔ مسلک اہل سنت و جماعت کے پُرجوش اور پُرعزم حامی اور مخلص پیروکار تھے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدّث بریلوی علیہ الرحمہ سے کچھ خصوصی تعلق اور محبت اپنے دل میں رکھتے تھے۔

گو اُن کا جسمانی وجود آج ہمارے درمیان موجود نہیں مگر اُن کے روشن کارنامے ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ اُن کی ذات کا سب سے اعلیٰ وصف اُن کا جذبۂ خدمت و ایثار ہیں یہ دعوت دیتا ہے کہ ہم سب ان کے اس بیش قیمت جوہر کو حسبِ توفیق اپنانے کی کوشش کریں۔ ان کے اچانک بچھڑ جانے سے ہم سب کے دل غمگین اور آنکھیں اشکبار ہیں مگر کل نفسٍ ذائقة الموت۔

اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے سعادت مند صاحبزادگان جناب زبیر احمد اور جناب جاوید حبیب کو ان کا صحیح جانشین بنائے (آمین)

204-E-1 LINES DR. DAWOOD POTA ROAD KARACHI

ایک بتی جلائیے اور اپنے ماحول کو معطر بنائیے
REGISTERED TRADE MARK NO. 73673
صندل
اگربتی
PRINCE
گھنٹوں قائم رہنے والی خوشبو
پرنس اگربتی کمپنی
پوسٹ بکس نمبر
کراچی پاکستان فون 235215
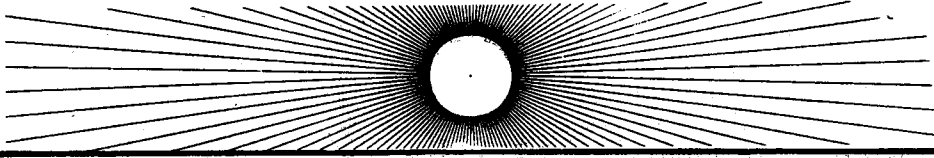
اس سال جنوری کے مہینے میں سندھ ہائی کورٹ بار لائبریری کے ہال میں ایک سادہ مگر پُروقار تقریب میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی جانب سے کتبِ فقہ حنفی نیز اعلیحضرت امام احمد رضا کی سینکڑوں کُتب اور دیگر علوم اسلامیہ پر مشتمل کتابوں کی الماری کا تحفہ سندھ ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کو پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں سندھ ہائی کورٹ کے فاضل جج صاحبان وکلاء دانشور اور علمائے کرام کے علاوہ معزز شہریوں نے شرکت کی۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن عظیم سے ہوا۔ علامہ قاری رضاءالمصطفےٰ الاعظمی نے اپنے مخصوص لحن میں آیاتِ ربانی کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مُلک کے معروف اور خوش الحان نعت خواں جناب خورشید احمد نے اعلیحضرت امام احمد رضا کی ایک نعت پیش کی جس کا مقطع یہ ہے۔

مُلکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم ॰ جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں

سندھ ہائی کورٹ بار لائبریری کے سیکریٹری جناب بیرسٹر عبدالودود صاحب نے منیجنگ کمیٹی سندھ ہائی کورٹ بار لائبریری کی طرف سے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے خاص طور پر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے اراکین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے مفید معلوماتی کتب کا عطیہ دے کر ایک اہم علمی خدمت انجام دی۔ بیرسٹر عبدالودود صاحب نے اپنی تقریر میں علم کی فضیلت اور کتابوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ دوسرے علمی اور تعلیمی اداروں کو بھی چاہیئے کہ وہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی تقلید کریں۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے بانی و صدر جناب سید ریاست علی قادری نے اپنی تقریر میں علم کی فضیلت پر بڑے پُراثر انداز میں روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ انسان نیکی و بدی سے آشنا ہوتے ہوئے بھی فرشتوں سے افضل ہے اور یہ فضیلت اُسے علم کی وجہ سے نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کے بلند درجہ پر فائز کر کے اپنا نائب و خلیفہ بنایا اور اُسے حکم دیا کہ علم کو سینوں سے نکال کر تحریر و کتابت میں پیش کیا جائے تاکہ انسانیت اُس سے بھرپور استفادہ کر سکے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ اسلام کے سب سے پہلے اعلان کا سب سے پہلا لفظ اقراء ہے۔ اعلانِ توحید و رسالت، اعلانِ عبادت، اعلان اخلاق اور اعلانِ حقوقِ انسانیت سب بعد کے اعلانات ہیں۔

عصمت وعفت، تقدس وطہارت، عبادت وریاضت فرشتوں کی بہترین خصلتیں ہیں اور وہ خیر ونیکی سے مالا مال ہیں لیکن انسان کو خیر وشر سے آشنا کر کے اللہ رب العزت نے محض علم کی فضیلت کی بناء پر اس کو ملائکہ پر فضیلت بخشی۔

جناب سید ریاست علی قادری نے اپنی تقریر میں اعلیٰحضرت امام احمد رضا کی فقہی بصیرت اور اُن کے دینی وملی، سیاسی وسماجی اور علمی کارناموں پر بڑے بھرپور انداز میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ اُن کے فقہی اور علمی مقام کا اندازہ علامہ اقبال کے اس قول سے ہوتا ہے کہ "امام احمد رضا اپنے وقت کے امام ابو حنیفہ تھے"۔ جناب سید ریاست علی قادری نے مزید کہا کہ بمبئی ہائی کورٹ کے ایک پارسی جج ڈی۔ ایف مُلّا نے امام احمد رضا کے فتاویٰ کی تعریف کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہندوستان میں فقہ حنفی پر دو ہی مشہور کتابیں ہیں ایک فتاویٰ عالمگیر اور دوسری فتاویٰ رضویہ۔ اسی طرح چیف جسٹس بہاولپور ہائی کورٹ کے جسٹس دین محمد صاحب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جب فاضل جج سے وراثت کا ایک پیچیدہ مسئلہ حل نہ ہو سکا تو انھوں نے ہندوستان کے دس مختلف شہروں کے مفتیان کرام کو یہ مسئلہ بھیجا لیکن کہیں سے اطمینان بخش جواب نہ ملا تو انہوں نے ان جوابات کو بمعہ اپنے ایک خط کے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی خدمت میں بریلی شریف بھیجا تاکہ وہاں سے کوئی خاطر خواہ جواب آجائے اور ساتھ ہی مبلغ پانچ روپیہ کا منی آرڈر بھی روانہ کیا۔ اعلیٰحضرت امام احمد رضا کو جب یہ خط اور دس مختلف علمائے کے جوابات بمعہ پانچ روپیہ منی آرڈر موصول ہوئے تو انہوں نے یہ رقم واپس کرتے ہوئے فاضل جج صاحب کو خط لکھا کہ فقیر کے یہاں فتوے فروخت نہیں ہوتے اور ساتھ ہی اُن دس جوابات کے نقص وسقم گنوا کر اپنا فیصلہ فاضل جج صاحب کو بھجوا دیا۔ یہ فتویٰ چھیاسٹھ صفحات پر مشتمل ہے جو فتاویٰ رضویہ کی گیارھویں جلد میں صفحہ ۲۱۲ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

جناب سید ریاست علی قادری صاحب نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی سیاسی بصیرت پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ اعلیٰ حضرت نے دو قومی نظریہ اس وقت پیش کیا جب علامہ اقبال اور قائد اعظم ایک قومی نظریے کے حامی تھے۔ یہ ۱۸۹۷ء کی بات ہے جب اعلیٰ حضرت نے پٹنہ کے ایک اجلاس میں کہا تھا کہ مسلمان اور ہندو علیحدہ علیحدہ قومیں ہیں۔ امام احمد رضا نے ۱۹۱۹ء سے میں "ہندو مسلم بھائی بھائی" کی بھی سختی سے مخالفت کی۔ یہاں تک کہ جب بریلی شریف علی برادران پہنچے اور انہوں نے اعلیٰ حضرت سے ہندوستان کی آزادی کے سلسلے میں "ہندو مسلم بھائی بھائی" تحریک پر گفتگو کی تو اعلیٰحضرت نے علی برادران کو صاف صاف کہہ دیا کہ وہ کسی ایسی تحریک میں شامل نہیں ہو سکتے جس سے ہندوؤں کو فائدہ پہنچے اور مسلمان نقصان میں رہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ "مولانا میں ہندوستان کی آزادی کا مخالف نہیں بلکہ میں تو "ہندو مسلم بھائی بھائی" تحریک اور "ہندو مسلم اتحاد" کا مخالف ہوں۔

جناب سید ریاست علی قادری نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے ترجمۃ القرآن "کنز الایمان" کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اردو تراجم قرآن کی پوری تاریخ میں اعلیٰحضرت کا ترجمۃ القرآن منفرد ویکتا ہے اور بے پناہ خوبیوں کا حامل ہے انہوں نے ترجمہ کی خصوصیات کی ایک مثال دیتے ہوئے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ کا اعلیٰحضرت کا ترجمہ پیش کیا اور کہا کہ تمام مترجمین نے اس کا ترجمہ "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے" اس ترجمہ میں لفظ "کرتا ہوں" صرف مرد حضرات کی ترجمانی کرتا ہے خواتین کے لئے اس ترجمہ میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس نکتہ کو اعلیٰحضرت نے اپنی بصیرت سے اس طرح حل کیا کہ مرد وخاتون دونوں کے لئے یکساں مستعمل ہو لہٰذا انہوں نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کا ترجمہ یوں کیا "اللہ کے نام سے شروع جو نہایت رحم والا اور مہربان ہے" دوسری خصوصیت کہ جب اللہ کے نام سے شروع کرنا ہے تو لفظ اللہ ہی پہلے آنا چاہیئے۔

سید ریاست علی قادری نے فتاویٰ رضویہ کی خصوصیات پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ اعلیٰ حضرت کے فتوؤں میں ۵۵ علوم وفنون پر کسی نہ کسی انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔ مثلاً پانی اور پتھر کے اقسام، اُن کی ترکیب ہیئت پر بھرپور انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے اعلیٰ حضرت نے تین سو سے زائد ایسے پانی اور پتھروں کا ذکر کیا ہے جس پر آج کے سائنسداں اور اہلِ علم ودانش حیرت زدہ ہیں۔

آخر میں سید ریاست علی قادری نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی جانب سے ہر سال عطیہ کتب دینے کا وعدہ کیا اور چیف جسٹس نعیم الدین صاحب کو یقین دلایا کہ ادارہ اپنے اس اعلان پر فخر کرتے ہوئے انشاءاللہ اس کی پابندی کرے گا۔

تقریب کے آخری مقرر جناب فاضل جج، چیف جسٹس آف سندھ ہائی کورٹ جسٹس نعیم الدین صاحب نے اپنی اور ہائی کورٹ بار لائبریری کی طرف سے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کا شکریہ ادا کیا۔ چیف جسٹس صاحب نے اپنی تقریر میں جابجا قرآنی آیات کا حوالہ دیتے ہوئے علم کی اہمیت اور فضیلت پر روشنی ڈالی۔ اُن کی تقریر انتہائی معلوماتی، بصیرت افروز، اور پُر مغز تھی۔ انہوں نے اہل علم ودانش پر

زور دیا کہ وہ عوام الناس میں علم کی فضیلت کو اجاگر کریں۔ انہوں نے لوگوں کو تلقین کی کہ وہ دین اسلام کی ترویج و ترقی اور اس کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ انہوں نے خاص طور پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ فاضل بریلوی نے اپنی پوری زندگی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور شریعت اسلامیہ پر عمل کر کے گزاری۔ انہوں نے علم کے چراغ روشن کئے اور خود شمع کی مانند تاریک دلوں کو علم نافع اور عشقِ جمال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیاپاشیوں سے منور کیا۔ فاضل چیف جسٹس صاحب نے علماء سے پرزور اپیل کی کہ وہ علم کی ترویج و اشاعت میں اعلیٰحضرت کے نقشِ قدم پر چلیں۔ انہوں نے پاکستان کے اسلامی نظریاتی ماحول کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج کے اس دور کے لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے فقہی شہ پاروں میں اسلامی قوانین کے استخراج استنباط اور ملکی قوانین کو قانون شریعت کے سانچہ میں ڈھالنے کے لئے کافی مواد موجود ہے انہوں نے محققین اور اہلِ علم و دانش اور ماہرینِ قانون کو مشورہ دیا کہ اسلامی فقہی کتب سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عدالتیں اخلاق و قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے آزادیٔ رائے اور آزادیٔ تحریر کی علمبردار ہیں۔

تقریب کے آخر میں علامہ مفتی ظفر علی نعمانی صاحب رکن اسلامی نظریاتی کونسل نے دعا کی۔ انہوں نے اپنی دعاؤں میں اس بات پر زور دیا کہ پاکستان میں جلد از جلد نظامِ مصطفےٰ قائم ہو جس کی بنیاد پر پاکستان قائم ہوا تھا۔

سب سے آخر میں جناب فاضل چیف جسٹس نعیم الدین صاحب نے کتابوں کی الماری کی نقاب کشائی کی اور اُن عظیم کتب فقہ حنفی اعلیٰحضرت کی تصانیف کا بغور جائزہ لیا جو ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے ہائی کورٹ بار لائبریری کو پیش کیں۔ اس تقریب کے مشہور و معروف اخبارات، ٹی۔وی اور ریڈیو کے نمائندے بھی موجود تھے۔ آخر میں تمام حاضرین کو چائے پیش کی گئی او بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

(ادارہ)

امام احمد رضا خان کے فیوض و برکات

(ڈاکٹر عبد الغنی)

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق دل میں دو تاثرات موجود ہیں۔ ایک آپ کا علم و فضل اور دوسرے محبتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔ عربی زبان پر عبور، تفسیر و حدیث اور فقہ میں کامل دسترس حتیٰ کہ علوم ریاضی کے بھی ماہر۔ اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ ان علمی فضائل کے بوجھ کے نیچے اُن کا وجدان دبا نہیں بلکہ پوری آب و تاب اور جولانی کے ساتھ کام کرتا رہا اور یہ اُس بے پناہ محبت کی بناء پر تھا جو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنھیں تھی۔ مقامِ مصطفےٰ کا اُنھیں ایسا عرفان عطا ہوا تھا کہ یہ اُن کی شخصیت پر پوری طرح غالب آگیا۔ جس بے ساختہ پن سے اور جذبات کی جس روانی کے ساتھ وہ نعت کہتے ہیں اس کی مثال بمشکل ملے گی۔ ذرا نظر دوڑائیں اُن کے رُوح پرور اور ذہن افروز دُرود و سلام کو کس قدر پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ بہت کم مساجد ایسی ہوں گی جہاں یہ نہ پڑھا جاتا ہو۔ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے کس شیفتگی اور کس ذوق و شوق کے ساتھ اسے پڑھتے ہیں بچپنے ہی میں حضور رحمۃ اللعالمین فداروحی کی محبت کا گراں بہا تحفہ اُن کے باطن کو اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے عطا ہو گیا ہے آگے بڑھ کر اسے جو برگ و بار کی نعمت غیر مترقبہ ملے گی اُس کا اندازہ ذرا خود لگائیے۔

Off. 227426
Res. 434601

Roomi CHEMICAL INDUSTRIES

Bankers:
HABIB BANK LTD.

Plot No. 65-112 Sector-24,
Korangi Industrial Area,
Karachi-31

Ref No.

Date 18th September 1988

" With Best Compliments ".
from the manufacturers of

1) Roomi Air freshner Blocks.
2) Roomi Drains opener.
3) Roomi Lavatory Purifier.
4) Daisy fridge freshner.
5) Chest Inhaler.
6) Chest Balm.
7) Bloom moth proofer.
8) Clean - All liquid.Detergent.

FOR ROOMI CHEMICAL INDUSTRIES
PLOT NO. 65-112 SECTOR-24
KORANGI INDUSTRIAL AREA
KARACHI-31

The Global Source of Polypropylene

MOPLEN®, PRO-FAX®, and BRAS-FAX™

POLYPROPYLENE POLYPROPYLENE POLYPROPYLENE

HIMONT®

MOPLEN®
PRO-FAX

Polypropylene

HIMONT Inc. is a joint venture between Montedison S.p.A. Italy and. Hercules Inc., U.S.A.

HIMONT is the largest producer of polypropylene in the world producing about 1.5 million tons a year.
HIMONT have their polypropylene plants in U.S.A., Italy, Belgium, Canada, Brazil and Taiwan and very soon in Thailand.

HIMONT Incorporated
1313, N. Market Street,
Wilmington, DE 1984, U.S.A.

Sole Agents:
DAWN CORPORATION
D/8, S.I.T.E., Karachi-16
Tel: 291796 - 292796
Tlx: 23749 AKRAM PK
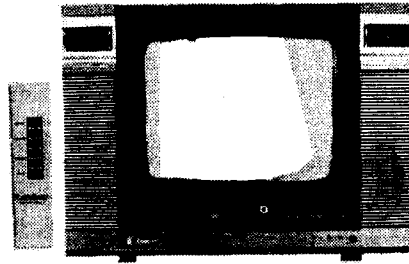
لومینر کی خصوصیات:

- دو طرفہ چار اسپیکر سسٹم ● ۱۶ چینل سلیکٹر سسٹم
- آٹومیٹک فریکوئنسی کنٹرول ● آٹومیٹک ورلڈ وائڈ وولٹیج سسٹم
- ایکسپریس ٹیوننگ سسٹم ● پانچ سالہ پکچر ٹیوب گارنٹی ● دلکش فارمیکا کیبنٹ
- فاضل پرزہ جات کی دستیابی اور بعد از فروخت سروس کی ضمانت

* قیمت: -/9,000 روپے کورڈلیس ریموٹ کنٹرول کے ساتھ

مناسب قیمت، بلند معیار - لومینر

* مجوزہ خوردہ قیمت (علاوہ مقامی ٹیکس)

THAVER

جہاں نما

سید محمد مظہر قیوم — پروفیسر مجید اللہ قادری

۱ پروفیسر حافظ مولانا عبدالباری صدیقی صاحب جو جامع ملیہ کالج ملیر میں شعبۂ اسلامیات کے صدر ہیں، سندھ یونیورسٹی سے پروفیسر ڈاکٹر مدد علی قادری [ڈائریکٹر اسلامک کلچر، عربک پرشین انسٹی ٹیوٹ یونیورسٹی آف سندھ جامشورو سندھ] کی نگرانی میں امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کا مقالہ تیار کر رہے ہیں۔ ان کے سندھی زبان میں لکھے جانے والے مقالے کا عنوان ہے۔

"حضرت امام احمد رضا خان بريلوي - حيات، افڪار ۽ اصلاحي ڪارناما"

۲ جناب عاشق حسین چغتائی صاحب کراچی کے ایک گورنمنٹ اسکول میں معلم ہیں۔ آپ جامعہ کراچی سے پروفیسر عبدالرشید [استاد شعبۂ علوم اسلامیہ جامعہ کراچی] کی نگرانی میں امام احمد رضا کی دینی خدمات پر پی۔ ایچ ڈی کا مقالہ تیار کر رہے ہیں۔ آپ کے مقالے کا عنوان ہے۔

"امام احمد رضا خاں بریلوی کی دینی خدمات"

۳ جناب مجید اللہ قادری جامعہ کراچی میں شعبہ ارضیات میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں ارضیات میں ایم۔ ایس سی کے ساتھ اسلامیات میں بھی ایم اے ہیں اور شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ کراچی میں معاون استاد کی حیثیت سے پڑھا چکے ہیں۔ آپ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب [پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ] کے زیر نگرانی قرآن مجید کے اردو تراجم کے موضوع پر تحقیقی مقالہ تیار کر رہے ہیں۔ آپ کے تحقیقی مقالے کا عنوان ہے۔

"کنزالایمان اور دیگر معروف اردو تراجم"

۴ پروفیسر محمد اسحاق مدنی ایم اے ایل۔ ایل۔ بی وفاقی گورنمنٹ اردو آرٹس کالج میں شعبہ اسلامیات میں استاد ہیں۔ آپ نے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے زیر نگرانی امام احمد رضا فاضل بریلوی کے فتاویٰ رضویہ سے متعلق ایک تحقیقی مقالہ تیار کرنے کے لئے جامعہ کراچی میں synopsis پیش کئے ہیں آپ کے مقالے کا عنوان ہے:

برصغیر پاک و ہند کی سیاسی تحریکات میں فتویٰ رضویہ کا حصہ"

۵ مسز اوشا سانیال جو انڈیا کی فاضلہ ہیں، کولمبیا یونیورسٹی (امریکہ) سے ڈاکٹریٹ کا مقالہ تیار کر رہی ہیں۔ ان کے مقالے کا عنوان ہے۔

"A history of a Brailvi Movement in British India (1900 – 1947 AD)"

فاضلہ سانیال سے پہلے برکلے یونیورسٹی (امریکہ) میں ڈاکٹر باربرا مٹکاف نے بھی تحقیقی کام پیش کیا تھا جس میں ایک مکمل باب مولانا احمد رضا کی حیات و افکار پر مشتمل ہے

۶ پروفیسر ڈاکٹر جے۔ ایس بلیان [صدر شعبۂ علوم اسلامیہ لائڈن یونیورسٹی ہالینڈ) فتاویٰ رضویہ اور دوسرے مجموعات فتاویٰ پر تقابلی مقالہ تحریر کر رہے ہیں۔

۷ پروفیسر ڈاکٹر بلیان اس سے قبل ہائیڈل برگ یونیورسٹی (جرمنی) میں ایک تحقیقی مقالہ بعنوان:

"A status of women in muslim family-life on the sub-continent as reflected in 20th century Fatawas"

پیش کیا تھا۔ اس مقالے میں فتاویٰ رضویہ سے کئی مقامات پر مدد لی گئی ہے۔

۸۔ پروفیسر ڈاکٹر بلیان نے ۱۹۸۷ء میں ہنگری کے دارالخلافہ بڈاپسٹ میں ایک تحقیقی مقالہ پیش کیا جس میں امام احمد رضا کی کتب کے کئی جگہ تفصیلی حوالے دیئے اس مقالے کا عنوان تھا:

"Indian Ulemas views on popular religions"

۹۔ مسز اوشیا سانیال [ریسرچ اسکالر کولمبیا یونیورسٹی امریکہ] نے جون ۱۹۸۶ء میں مراکش میں ہونے والی اسلامی موضوعات پر عالمی کانفرنس میں ایک مقالہ پیش کیا جس کا عنوان تھا۔

" امام احمد رضا اور علمائے اہلسنت"

۱۰۔ جناب مشتاق احمد قادری جن کا تعلق انڈیا سے ہے لکھنؤ یونیورسٹی میں امام احمد رضا فاضل بریلوی پر پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ تیار کر رہے ہیں۔ ان کے مقالے کا عنوان ہے:

" مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی شخصیت اور شاعری"

۱۱۔ جناب سرتاج حسین رضوی کا تعلق بھی انڈیا سے ہے آپ بھی روھیل کھنڈ یونیورسٹی (بریلی) سے امام احمد رضا کی شخصیت پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں آپ کے مقالے کا عنوان حاصل نہ ہوسکا۔

۱۲۔ پروفیسر غیاث الدین قریشی جو عرصہ دراز سے انگلستان میں مقیم ہیں اور برمنگھم یونیورسٹی میں انگریزی ادب کے مایہ ناز استاد ہیں۔ آج کل آپ امام احمد رضا فاضل بریلوی پر ڈاکٹریٹ کا مقالہ نیو کاسل یونیورسٹی سے تیار کر رہے ہیں

اشاعتی خبریں

امام احمد رضا فاضل بریلوی کے مجموعہ فتاویٰ رضویہ کی ۱۲ مجلدات میں سے جلد ہفتم اور دہم اس سال کراچی سے بھی شائع ہوچکی ہیں اس سے قبل انڈیا میں ان کی اشاعت ہوچکی ہے۔ فتاویٰ رضویہ کی جلد ہفتم کو کراچی سے مدینہ پبلشنگ کمپنی نے زیور طبع سے آراستہ کیا ہے یہ جلد کتاب البیوع یعنی معاشیات پر مشتمل ہے اس لئے یہ علم معاشیات خاص کر بینکنگ اور کامرس سے متعلق حضرات کیلئے انمول تحفہ ہے۔ دسویں جلد کی طباعت کا سہرا ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کے سر ہے یہ جلد زیادہ تر کتاب الحظر والاباحۃ پر مشتمل ہے اس جلد میں ایک عام مسلمان کے روز مرہ تمام مسائل پر مواد موجود ہے۔

فتاویٰ رضویہ کی آٹھویں اور نویں جلد مبارک پور انڈیا میں زیر طبع ہیں۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی کے ترجمۂ قرآن "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن" کا انگریزی زبان میں ترجمہ پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب نے اس سال مکمل کرلیا ہے اور اس انگریزی ترجمہ کو پہلی مرتبہ کراچی سے مکتبہ رضویہ نے طبع کیا ہے۔ اس سے قبل کنزالایمان کا انگریزی زبان میں پروفیسر ڈاکٹر اختر حنیف فاطمی صاحب (بار۔ ایٹ لا) ترجمہ کرچکے ہیں وہ لندن یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ یہ ترجمہ پہلی مرتبہ رضا اکیڈمی مانچسٹر نے انگلستان سے شائع کیا جس کو بعد میں لاہور سے قرآن کمپنی نے بھی شائع کیا۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی کے ترجمۂ قرآن کنزالایمان کا ترجمہ سندھی زبان میں بھی مکمل ہوچکا ہے۔ اس ترجمہ کو مفتی رحیم الدین صاحب شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ سندھ نے مکمل کیا ہے اور آج کل زیر طبع ہے۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی کی شہرہ آفاق اور ایمان افروز تصنیف "تمہید ایمان بآیات القرآن" کا انگریزی زبان میں ترجمہ پروفیسر غیاث الدین قریشی صاحب نے مکمل کرلیا ہے اس کتاب کو علامہ محمد ابراہیم خوشتر صاحب نے سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل کے زیر اہتمام انگلستان سے شائع کروایا ہے جس کو ادارۂ ہذا بھی اس سال طبع کر رہا ہے۔

اس سے قبل تمہید ایمان کا ترجمہ سندھی زبان میں مولانا گل زار حسین قادری صاحب کرچکے ہیں جس کو مجلس رضا لاہور نے ۱۳ سال قبل شائع کیا تھا جس کے نسخے ادارہ ہذا میں بھی موجود ہیں۔

پروفیسر محمد عبدالقادر سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج سکھر نے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی تصنیف "رہبر و رہنما" (جس میں امام احمد رضا کی شخصیت کا مکمل مگر اجمالاً جائزہ لیا گیا ہے) کو انگریزی زبان میں منتقل کردیا ہے جس کو ادارہ اس سال شائع کر رہا ہے۔

اس کے ساتھ ہی پروفیسر عبدالقادر نے پروفیسر محمد رفیع اللہ کی تصنیف بعنوان "امام احمد رضا کے معاشی نکات" کا ترجمہ بھی انگریزی زبان میں مکمل کرلیا ہے۔ جو اس سال "معارف رضا" میں شائع کیا جا رہا ہے۔

مولانا عبدالرسول مگسی بلوچ قادری نے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے تحقیقی مقالے "امام اہلسنت فاضل بریلوی" کا سندھی میں ترجمہ کیا جو عنقریب ادارہ ہذا سے شائع کیا جائے گا۔

اس سے قبل مولانا عبدالرسول صاحب پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کے ایک اور مقالے "اجالا" کا سندھی زبان میں ترجمہ کیا ہے جس کو ادارہ ہذا ۱۹۸۶ء میں "سوجھرو" کے نام سے شائع کرچکا ہے اس مقالے میں امام احمد رضا کی سوانح کو جدید انداز میں پیش کیا گیا

ہے۔ اس سے قبل گجراتی اور انگریزی زبان میں بھی پاکستان و انگلستان سے "اجالا" کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

مولانا عبد المجتبیٰ رضوی (بنارس، بھارت) نے ایک اہم کام کیا ہے انھوں نے تذکرہ مشائخ سلسلہ رضویہ ترتیب دیا ہے جو ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اور انڈیا میں زیر طبع ہے۔

ورلڈ اسلامک مشن (ڈربن، جنوبی افریقہ) نے علامہ ارشد القادری کی کتاب تبلیغی جماعت کا انگریزی میں ترجمہ شائع کیا ہے جو پروفیسر نعیم جمالی نے کیا ہے۔ یہ ایک اہم تاریخی دستاویز ہے۔ مولانا عبد النعیم عزیزی نے ایک کتاب "کلام رضا" کے تنقیدی زاویئے" لکھی ہے جو ۱۹۸۸ء میں ادارہ "سنی دنیا" رضا نگر بریلی سے شائع ہو گئی ہے۔ نہایت مفید کتاب ہے اور اعلیٰ حضرت کی شاعری پر شائع ہونے والے مقالات میں منفرد اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک تحقیقی کتاب "جان جاناں صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان سے لکھی ہے جو عنقریب انٹرنیشنل پبلی کیشن حیدر آباد سندھ شائع کرے گی۔ موصوف نے اس کا خلاصہ بھی جشن بہاراں کے نام سے مرتب کیا ہے جو پاک و ہند اور بیرونی ممالک کے مختلف ادارے شائع کر رہے ہیں ان شاء اللہ۔
مولانا سید صابر حسین شاہ بخاری (ناظم اشاعت جامعہ رضویہ انوار العلوم واہ کینٹ، پاکستان) نے ایک کتاب بعنوان "امام احمد رضا مخالفین کی نظر میں" لکھی ہے جو ان شاء اللہ مستقبل قریب میں شائع ہو جائے گی۔

صحافتی خبریں

مانچسٹر (انگلستان) سے اہل سنت و جماعت کا ایک ماہنامہ "حجاز" جاری ہوا ہے جس کے مدیر اعلیٰ مولانا قمر الزماں اعظمی ہیں۔ یہ ماہنامہ بڑے سائز میں اردو میں نکل رہا ہے۔ مندرجہ ذیل پتے سے دستیاب ہے۔

Editor Hijaz
12 — Faraday Avenue
Cheetham Hill, Manchester MB 7SR U.K.

نئی دہلی (بھارت) سے اہل سنت و جماعت کا ایک اور مجلہ "حجاز جدید" (اردو) جاری ہو رہا ہے۔ اس کے مدیر اعلیٰ مولانا محمد یٰسین مصباحی ہیں۔

واہ کینٹ (پنجاب پاکستان) سے اہل سنت و جماعت کا ایک ماہنامہ فیضانِ مصطفےٰ جاری ہوا ہے جس کے مدیر اعلیٰ مولانا عبد القادر (ایم۔ اے) ہیں مندرجہ ذیل پتے سے دستیاب ہے۔

جامعہ رضویہ انوار العلوم واہ کینٹ

لاہور (پنجاب پاکستان) سے اہل سنّت و جماعت کا ایک خوبصورت و حسین ماہنامہ نعت جاری ہوا ہے جو اردو رسائل میں اپنی مثال آپ ہے اس کے مدیر اعلیٰ راجہ رشید محمود صاحب ہیں مندرجہ ذیل پتے سے دستیاب ہے۔

اظہر منزل
مسجد اسٹریٹ نمبر ۵ نیو شالامار کالونی ملتان روڈ۔ لاہور

نیو کاسل (انگلستان) سے اہل سنت و جماعت کا انگریزی ماہنامہ اسلامک ٹائمز برابر نکل رہا ہے اس کے مدیر اعلیٰ حاجی محمد الیاس صاحب ہیں اور نگران و معاون خصوصی پروفیسر ڈاکٹر محی الدّین فاطمی اور پروفیسر غیاث الدّین قریشی ہیں۔ مندرجہ ذیل پتے سے دستیاب ہے۔

The Islamic Times
16 — Carmichael Street — Edgeley
Stockport, U.K.

رضا اکیڈمی، لاہور امام احمد رضا اور مسلک اہل سنّت پر بڑی سرعت سے بہت مفید لٹریچر شائع کر رہی ہے۔ اب تک وہ ۲۵ سے زیادہ کتابیں شائع کر چکی ہے۔ اس کے فعّال کارکنوں میں مولانا منشا تابش قصوری اور حاجی محمد مقبول احمد ضیائی قادری قابل ذکر ہیں اس کا لٹریچر مندرجہ ذیل پتے سے دستیاب ہے ۔

نو تشکیل مرکزی مجلس رضا لاہور بھی اپنی بساط کے مطابق کام کر رہی ہیں اس کی نگرانی علامہ اقبال احمد فاروقی کر رہے ہیں جو بڑے فعال ہیں۔ یہ مجلس اس سے پہلے حکیم محمد موسیٰ صاحب کی سرپرستی میں لاکھوں کی تعداد میں اہم لٹریچر شائع کر چکی ہے۔ اب نئے سرے سے اس نے کام کا آغاز کیا ہے۔

متفرقات

۱ ۲۶ رمضان ۱۴۰۷ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۸۷ کو ملتان میں غزالئ دوران مولانا احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ کا وصال ہوا۔ وہ اہل سنت کا عظیم سرمایہ تھے اور علم و فضل میں یگانۂ روزگار۔

۲ ۳؍رجب ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۲؍فروری ۱۹۸۸ء کو کراچی میں یادگار سلف حضرت علامہ مولانا تقدس علی خان علیہ الرحمہ کا وصال ہوا۔ جو ادارہ کے سرپرست اعلیٰ بھی تھے۔ موصوف سلف صالحین کی عظیم یادگار تھے۔ انہوں نے نصف صدی سے زیادہ عرصے تک اسلام اور ملتِ اسلامیہ کی خدمت کی۔ پیر جو گوٹھ (سندھ) میں سپرد خاک کیا گیا۔ ان کی دینی اور ملّی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

۳ مورخہ ۱۳ شعبان ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۲؍اپریل ۱۹۸۸ء کو عارف کامل حضرت علامہ مفتی محمد محمود احمد الوری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا اور حیدرآباد سندھ میں قومی شاہراہ کے قریب سپرد خاک کیا گیا۔ ان کا وجود مسعود اہل سندھ کے لئے سرمایۂ افتخار تھا۔

۴ ۴-۱۶-۱۹۸۷ء کو کراچی میں فاضل نوجوان علامہ مفتی غلام محمد نعیمی علیہ الرحمہ ایک حادثے میں شہید ہوئے۔ وہ اپنے عظیم باپ مولانا محمد عبداللہ نعیمی کی عظیم یادگار تھے اور دارالعلوم نعیمیہ مجددیہ۔ کراچی کے مہتمم اور اہل سنت کے سرگرم عالم تھے۔

۵ الحاج حبیب احمد یونین بسکٹ والے جو بہت ہی معروف صنعت کار اور دینی و سماجی کارکن تھے اور ادارہ ہذا کے سرپرست بھی تھے مؤرخہ ۲؍اگست ۱۹۸۸ء کو انتقال فرما گئے۔ آپ کے انتقال سے دینی اور سماجی حلقوں میں ایک خلا پیدا ہو گیا کیونکہ ایسے مخلص روز روز پیدا نہیں ہوتے۔

۶ ایک سندھی عالم مولانا محمد عبدالرسول قادری مگسی بلوچ جو قصبہ ڈڑی مگسی تعلقہ سکرنڈ (ضلع نواب شاہ) میں رہتے ہیں بڑے فاضل علم اور قلم کار ہیں۔ ان کے ہاں ۳۰ ربیع الآخر ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۸۷ء میں فرزند تولد ہوا۔ امام احمد رضا سے والہانہ محبت کی وجہ سے فرزند کا نام احمد رضا رکھا ہے۔ یہ عمل ان لوگوں کے لئے مثال ہے جو علاقائی اور لسانی نفرتوں کو ہوا دیتے ہیں۔

MORE VARIETY BETTER QUALITY
FROM
Joy®
The Joy collection for the summer of '83 gives you once again more variety and utility - choose a Cooler from Joy and you'll make sure you have the best.
2 litre
1 litre
HOT POT
KOOLER KING
14 litre
10 litre
4 litre
14 litre
let some joy into your life
POLYMER
PAK POLYMER LTD
P.O.Box 3620 Estate Avenue
SITE. Karachi-16
Phone: 293907-8

With Compliments of

Al-TAMEER ASSOCIATES
BUILDERS & DEVELOPERS

AL-SAYED ARCADE

Gulshan-e-Iqbal, Karachi.

M. Y. BAJWA & CO.

MANUFACTURERS, IMPORTERS AND EXPORTERS

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"امامِ وقت مجددِ دین وملت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہٗ کے ۶۹ ویں یوم وصال کے موقع پر ہم ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کو امام احمد رضا کانفرنس منعقد کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ امام احمد رضا نے عالم اسلام کی یکجہتی اور فلاح و بہبود کے لیے ساری عمر جو جدوجہد کی اسے ہر حال میں جاری و ساری رکھیں گے۔"

پیغام منجانب :- محمد یونس باجوہ

پروپرائیٹر

ایم۔ وائی۔ باجوہ اینڈ کمپنی۔ کراچی

تعمیراتی سامان مثلاً اونکس، ماربل ٹائلز، ٹیبل ٹاپ سلیبز، اونکس ہینڈی کرافٹس مینوفیکچررز اور دنیا بھر میں سپلائی کرنیوالی ایک ممتاز اور منفرد کمپنی۔

Head Office:
P. O. Box 7914, 319, Al-Noor Chambers
(3rd Floor), Plaza Square Karachi-3
Cable : "ONYX EXPORT" — Karachi
Telex : 24235 BAJWA PK
Phones : 728147 720487 729354

Branch Office:
7-Dar Plaza Railway Road,
Sialkot (Pakistan)
Tel: (0432) 87102
Telex : 46235 BAJWA PK

ایک روائتی خوشبو
دورِ جدید کی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ
شہزادی
صندلین
اگربتّی
بنارس ٹوبیکو کمپنی
پوسٹ بکس نمبر ۱۰۶۷۰ کراچی ۱۶
فون : ۶۱۲۶۲۲
markaman

*Title Cover Processed by **LASERDOT** Printed by Hamdard Press Te*